رجسٹرڈ ایل نمبر 706

اخبار نور

لاہوری بھائی اللّٰہ النور لاہور بستی

جلد ۲ نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ مورخہ ۱۵ اگست و یکم ستمبر ۱۹۱۱ء

ضوابط

(۱) یہ پرچہ ہر انگریزی مہینے کی یکم اور پندرہ کو شائع ہوتا ہے (۲) عام قیمت سالانہ ۱؎ ششماہی ۸؎ واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی۔ (۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت ۵؎ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان سالہ ہذا کی فہرست میں درج ہونگی

مقاصد

اسلام کی خوبیوں اور اسکے برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں سے اسلام کو بچانا (۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں باوا نانک جی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

جلد ۲	ایڈیٹر شیخ محمد یوسف نو مسلم سابق سورن سنگھ کمار ودوان	نمبر ۲۴

کیا آپ پیاسے ہیں؟

یہ ہمارا الاکسیر ایریٹیڈ پوڈر پیاس کا بجھانیوالا ہے۔ یہ پوڈر ہر شخص کے لئے معمولی پانی کے ساتھ نہایت نفیس اور خوب مزیدار اور ٹھنڈا اور جھاگدار شربت بناتا ہے اور ساتھ ہی اس کے نہایت ہاضم بھی ہے۔

قسمیں

سوڈا۔ لیمن (لیمو)۔ روز (گلاب)۔ جنجر (ادرک)۔ پائن ایپل (انناس)

قیمت سبکی یکساں

ایک پونڈ ٹن جس سے بخوبی اسی گلاس نہایت لذیذ شربت بنایا جا سکتا ہے ۱۲؎

نصف پونڈ جس سے ۴۰ گلاس شربت بنایا جا سکتا ہے ۸؎

چوتھائی ″ ″ بیس ″ ″ ″ ۹ ؎

بہت ہی سندوں سے چند

آپ کا پوڈر بہت خوش ذائقہ اور مفید ہے یہ ہر شخص کیلئے یکساں ضروری چیز ہے خصوصاً مسافروں کے لئے تو گویا آسمانی نعمت ہے

(ا ایس میکرسن منیجر بارانگر جوٹ فیکٹری چیرمین بارانگر منیونسپلٹی ۲۴ پرگنہ)

آپکا سلسلہ سوڈا لیمن جنجر بہت ہی عمدہ لذیذ خوشگوار تحفہ ہیں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر تکلیف دیتا ہوں کہ حسب ذیل پوڈروں کو مرحمت فرما کر مشکور فرماویں۔

(شاہ عبد الکریم انصاری الوریان ضلع بلیہا)

آپنے جو پوڈر مجھے بھیجے تھے وہ فی الواقع اکسیر کا حکم رکھتے ہیں اور ہر طرح مزیدار اور فائدہ مند ہیں

(راجہ ایم مصطفےٰ خاں آنریری مجسٹریٹ قنوج)

الاکسیر کمپنی ۱۹/۱ کلاؤ اسٹریٹ کلکتہ

آریہ دھرم کا پول

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں دیا گیا جسمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ (۱) آریہ مذہب میں مکتی قطعی ناممکن ہے۔ از روی ستیارتھ پرکاش اور دیگر آریہ مستند کتب کے روی زمین پر کوئی ایماندار آریہ نہیں (۲) ویدک ایشور میں رحم قطعاً نہیں (۳) آریہ گرنتھوں میں اناریہ یعنی غیر آریوں کیلئے ظالمانہ اور سفاکانہ احکام (۴) آدمی کے گوشت کھانے کی تعلیم مکاری کی تعلیم۔ دھوکا بازی کی تعلیم سخت ہی فحش تعلیم (۵) ویدک ایشور کا حلیہ۔ آریوں کا ایشور چوری کرتا ہے آریوں کا ایشور قیمتی برتن اٹھا لیجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (۶) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت اور اسکا اندرونی خاکہ جو نہ ایشور کو مانتے ہیں نہ ویدوں کو۔ آریہ سماج میں بہ نسبت نیکی کرنے کے پاپ کرنے میں زیادہ فائدہ ہے (۷) پنڈت دیانند کا سنیاس اور اس کے ہر ایک پہلو پر کافی بحث۔ اس لیکچر کے عمدہ ہونے کی دلیل اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب یہ لیکچر ختم کیا گیا تو سامعین نے اس کے چھپوانے کے لئے زور دیا چھپنے کے بعد کافی تعداد میں آریوں میں مفت تقسیم کرنے کا وعدہ فرمایا۔ لیکچر کیا ہے اگر اسکو آریہ دھرم کا آئینہ اور اسکی مذہبی پیشگوئیوں کا نچوڑ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ چھپائی۔ لکھائی کاغذ عمدہ ہونے پر بھی قیمت نہایت ہی کم۔ یعنی صرف ایک آنہ

ملنے کا پتہ

منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

اسلامیہ سٹیم پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

وید اور قرآن کا مقابلہ

آریہ سماج والے جو خدا کے الہام اور کلام کو وید پر ختم کئے بیٹھے ہیں۔ وہ بھی عیسائیوں کیطرح قرآن شریف کی بینظیری سے انکار کر کے اپنے وید کی نسبت فصاحت و بلاغت کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو بار بار غافل لوگوں پر ظاہر کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کی بینظیری سے صرف وہ شخص انکار کر سکتا ہے جس کو یہ طاقت ہو۔ کہ جو کچھ قرآن شریف کی وجوہ بینظیری اس کتاب میں بطور نمونہ درج کیگئی ہیں کسی دوسری کتاب سے نکال کر دکھلا سکے۔ سو اگر آریہ سماج والوں کو اپنے وید پر یہ امید ہے کہ وہ قرآن شریف کا مقابلہ کر سکیگا۔ تو انہیں یہی اختیار ہے کہ وید کا زور دکھلاویں۔ مگر صرف دعوے ہی دعوی کرنا اور اوباشانہ باتیں منہ پر لانا نیک طینت آدمیوں کا کام نہیں۔ انسان کی بنا یہی شرافت اور عقل اس میں ہے کہ اگر اپنے دعوٰی پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرے ورنہ ایسا دعوی کرنے سے ہی زبان بند رکھے۔ جسکا ماحصل بجز فضول گوئی اور ژاژخائی اور کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ قرآن شریف کی بلاغت ایک پاک اور مقدس بلاغت ہے جسکا مقصد اعلےٰ یہ ہے کہ حکمت اور راستی کی روشنی کو فصیح کلام میں بیان کر کے تمام حقایق اور دقائق علم دین ایک معجزا در مدلل عبارت میں بھر دیئے جائیں اور جہاں تفصیل کی اشد ضرورت ہو وہاں تفصیل ہو اور جہاں اجمال کافی ہو وہاں اجمال ہو۔ اور کوئی صداقت دینی ایسی نہ ہو جسکا مفصلاً یا مجملاً ذکر نہ کیا جائے اور باوصف اسکے ضرورت حقہ کے تقاضا سے ذکر ہو نہ غیر ضروری طور پر اور پھر کلام بھی ایسا فصیح اور سلیس اور متین ہو کہ جس سے بہتر بنانا ہرگز کسی کے لئے ممکن نہ ہو اور پھر وہ کلام روحانی برکات بھی اپنے ہمراہ رکھتا ہو یہی قرآن شریف کا دعوٰی ہے جسکو اس نے آپ ثابت کر دیا ہے اور جابجا فرما بھی دیا ہے کہ کسی مخلوق کیلئے ممکن نہیں کہ اس کی نظیر بنا سکے۔ اب جو شخص متعصبانہ طور پر بحث کرنا چاہتا ہے اس پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ قرآن شریف کیساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ایسی کتاب کا پیش کرنا ضروری ہے جسمیں وہی خوبیاں پائی جائیں جو اس میں پائی جاتی ہیں۔ سچ ہے کہ وید میں شاعرانہ تلازمات پائے جاتے ہیں اور شاعروں کیطرح انواع و اقسام کے استعارات بھی موجود ہیں مثلاً رگوید میں ایک جگہ آگ کو ایک دولتمند فرض کر لیا ہے۔ جسکے پاس بہت سے جواہرات ہیں جو اس کی روشنی کو جوہر تاباں سے تشبیہ دی ہے۔ بعض جگہ اس کو سپہ سالار مقرر کیا ہے۔ جسکی کالی جھنڈی ہے اور دھوئیں کو جو آگ پر اٹھتا ہے ایک علم سیاہ ٹھیرا لیا ہے۔ ایک جگہ اس حرارت کو جو بخارات مائی کو اٹھاتی ہے چور مقرر کیا ہے۔ اور اس کا نام بلحاظ قوت ماسکہ ورترا رکھا ہے اور بخارات کو گویں ٹھیرایا ہے۔ اور اندر جس سے وید آسمان کا فضا اور رخاص کر کے کرۂ زمہریر مراد ہے۔ اس کو اس مثال میں قصاب سے تشبیہ دی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جسطرح قصاب گائے کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اسی طرح اندر نے ورترا کے سر پر ایسا بجر مارا جو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور پانی قطرے قطرے ہو کر یہ نکلا لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کے تلازمات کو قرآن شریف سے کچھ مناسبت نہیں۔ صرف شاعرانہ خیالات ہیں۔ اور پھر بھی لیسے قابل تعریف اور باوقعت نہیں بلکہ اکثر مقامات سخت نکتہ چینی کے لائق ہیں مثلاً استعارہ مذکورہ بالا جس میں اندر کو ایک بوچڑ سے تشبیہ دی ہے۔ جس کا کام گائے کا گوشت فروخت کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے کہ لطیف الطبع شاعروں کے کلام میں ہرگز نہیں آسکتا۔ کیونکہ شاعر کو بھی خیال کر لینا لازم ہے۔ کہ میرے اس مضمون سے عام لوگ کراہت تو نہیں کریں گے۔ مگر اس شرتی میں یہ خیال نظر انداز ہو گیا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ ہندو لوگ جو وید کے مخاطب ہیں۔ وہ گائے کے گوشت کا نام سُنکر متنفر ہیں اور ان کی طبیعتوں پر ایسا ذکر سخت گراں گذرتا ہے کہ پھر اندر کو جو وید میں ایک بزرگ دیوتا مقرر ہو چکا ہے بوچڑ سے تشبیہ دینا۔ اور بعد بزرگ قرار دینے کے پھر اس کی ہجو ملیح کرنا شایستگی کلام سے بعید اور ایک طرح کی بے ادبی ہے۔ ماسوا اس کے اس تشبیہ میں ایک اور بھی نقص ہے وہ یہ ہے تشبیہ اس امر میں چاہیئے کہ مشہور و معروف ہو۔ کیا یہ کہنا کہ اندر نے ورترا کو ایسا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسے بوچڑ گائے کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے۔ یہ تشبیہ فن بلاغت کے رو سے تب درست بیٹھتی ہے کہ جب یہ ثابت ہو کہ وید کے زمانہ میں عام طور پر گائے کا گوشت بازاروں میں بکتا تھا۔ اور بوچڑ لوگ ٹکڑے ٹکڑے کر کے وہ گوشت لوگوں کو دیتے تھے۔ مگر حال کے آریہ لوگ ہرگز اس کے قائل نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ کلام میں ایسی تشبیہ بیان کرنا جسکا خارج میں وجود ہی نہیں۔ بلکہ جس سے لوگ متنفر ہیں دائرہ فصاحت و بلاغت سے بالکل خارج ہے۔ اگر ایک لڑکا بھی اپنے کلام میں ایسی تشبیہ بیان کرے تو وہ دانشمندوں کے نزدیک قابل ملامت اور سادہ لوح ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ تشبیہ کا لطف تب ہی ظاہر ہوتا ہے کہ جب مشابہت ایسی ظاہر ہو کہ جس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے۔ سامعین اس سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں اور ان کی نظر میں وہ چیز بدیہی الظہور اور مسلم الوجود ہو۔ اور نیز ان کی طبیعتیں بھی اس کے ذکر سے کراہت نہ کرتی ہوں۔ لیکن کون ثابت کر سکتا ہے کہ وید کے زمانہ میں ہندوؤں میں گائے کا گوشت

KHILAFAT LIBRARY

بیچنا اور خریدنا اور کھانا ایک عام رواج تھا۔ جس سے آریہ قوم کو نفرت نہ تھی اور اگر یہ بھی خیال کیا جائے کہ خود وید کا ہی ذکر کرنا اس رواج پر ثبوت ہے۔ تو ایسا خیال کرنے سے بھی بکلی اعتراض مرتفع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گائے کے گوشت اور لہو سے پانی کو عمدہ مشابہت حاصل نہیں۔ ہاں گائے کے دودھ کو مصفّا پانی سے مشابہت حاصل ہے سو اگر رگوید شتھا اشٹک اول سکت ۱۱ کی یہ شرتی جس میں لکھا ہے "اے اندر ورترا پر اپنا بجر چلا اور اُسے ایسا ٹکڑے ٹکڑے کر جیسے بوچڑ گائے کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے" اس طرح پر ہوتے کہ جب اندر نے اپنے بجر سے ورترا کو دبایا تو اس میں سے اس طرح پانی بہ نکلا جیسے شیر دار گائے کا پستان دبانے سے دودھ بہ نکلتا ہے۔ تو وہ تلازم جس کا بیان کرنا مقصود تھا وہ بھی قائم رہتا۔ اور تشبیہ بھی نہایت مطابق ہو جاتی۔ ماسوا اس کے کسی طبیعت کو اس تشبیہ سے نفرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہندو لوگ بھی بلا دغدغہ گائے کا دودھ پی لیتے ہیں؟

قطع نظر ان سب باتوں کے ایسے شاعرانہ تلازمات میں ہماری بحث ہی نہیں۔ اور قرآن شریف کے سامنے ان لغویات کا ذکر کرنا ایک بیہودہ حرکت اور ناحق کی دردِ سر ہے۔ جس بلاغت حقیقی کو قرآن شریف پیش کرتا ہے۔ وہ تو ایک دوسرا ہی عالم ہے جس سے خالی از بحث

لغو اور جھوٹ اور بیہودہ باتوں کو

کچھ بھی تعلق نہیں۔ بلکہ حکمت اور معرفت کے بے انتہا دریا کو اقل اور اول عبارت میں بالتزام فصاحت و بلاغت بیان کیا ہے اور جمیع دقائق الٰہیات پر احاطہ کر کے ایسا کمال دکھلایا ہے۔ جس سے انسانی قوتیں عاجز ہیں۔ لیکن وید کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کیا تحریر میں لاویں جس میں بجائے حقائق و معارف کے طرح طرح کے گمراہ کرنے والے مضمون موجود ہیں۔ کروڑہا بندگانِ خدا کو مخلوق پرستی کی طرف کس نے جھکا دیا؟ - وید نے! - آریوں کو صدہا دیوتوں کا پرستار کس نے بنایا؟ وید نے! کیا اس میں کوئی ایسی شرتی بھی ہے جو کہ صاف صاف اور باانشگاف طور پر مخلوق پرستی سے منع کرے۔ اور سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے روکے۔ اور ان تمام شرتیوں کو جو مخلوق پرستی کی تعلیم پر مشتمل ہیں محل اعتراض ٹھہراوے۔ کوئی بھی نہیں۔ پھر وہ بلاغت جو حق اور حکمت کی روشنی دکھلانے پر منحصر ہے کیونکر اس کو نصیب ہو سکتی ہے۔ کیا ہم ایسے کلام کو بلیغ کہہ سکتے ہیں۔ جس کی نسبت دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ اسکا مقصود اصلی شرک کا مٹانا اور توحید کا قائم ہے۔ لیکن وہ گونگوں کی طرح اس دعویٰ کو بہ پایہ صداقت پہونچانے سے عاجز رہا ہے۔ ہر ایک عاقل جانتا ہے۔ کہ وجود بلاغت میں سے نہایت ضروری ایک وجہ یہ ہے۔ کہ جس بات کا ظاہر کرنا اور کھولنا مقصود ہو۔ اس کو اسطرح کھولکر بتایا جائے کہ طالب حق کی تسلی کے لئے کافی ہو۔ اور سب کو معلوم ہے۔ کہ وہی شخص فصیح کہلاتا ہے جو کہ اپنے مطلب کو ایسے عمدہ طور پر ادا کرے۔ کہ گویا اپنے مافی الضمیر کا نقشہ کھینچ کر دکھلائے۔ اب اگر آریہ صاحبوں کا دعوےٰ یہ ہوتا کہ وید کا اصلی مطلب مخلوق پرستی کی تعلیم ہے تو شاید اس کی نسبت گمان ہو سکتا تھا۔ کہ وہ بلاغت کے درجہ سے بکلّی ساقط نہیں۔ کیونکہ گو وید سے حقیقی بلاغت کے مذاق پر مخلوق پرستی پر کوئی دلیل بیان نہیں کی اور اس کو ثابت کر کے نہیں دکھلایا۔ مگر تاہم واضح کلام سی کہ بلاغت کی ایک جز ہے اپنا منشاء دیوتاؤں کی پوجا کی نسبت کھولکر بیان کر دیا۔ اور اگنی اور وایو اور اندر وغیرہ کی تعریف میں صدہا منتر جنتر بنا ڈالے۔ اور ان چیزوں سے گوئیں اور گھوڑے اور بہت سا مال ہی مانگا۔ لیکن اگر یہ دعوےٰ کیا جائے۔ کہ وید نے اپنی قوت بیانی اور کمال بلاغت سے توحید کے بیان کرنے میں زور لگایا ہے۔ اور مشرکین کے اوہام اور وساوس کو دلایل واضح سے مٹایا۔ اور جو جو براہین اقامت توحید اور ازالۂ شرک کیلئے ضروری ہیں۔ وہ سب بیان کئے ہیں اور وحدانیت الٰہی کو ثابت کر کے دکھایا ہے۔ اور آگ وغیرہ کی پرستش سے منع کیا ہے تو یہ دعوےٰ کسی طرح سرسبز نہیں ہو سکتا۔ کون اسبات کو نہیں جانتا کہ وید کے مضمون اسی طرح جھکے ہوئے ہیں۔ کہ تم آگ کی پرستش کرو۔ اندر کے بھجن گاؤ۔ سورج کے آگے ہاتھ جوڑو۔ اب ظاہر ہے کہ جس حالت میں بقول تمہارے وید کا یہ منشاء تھا کہ توحید کو بیان کرے اور سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے روکے۔ اور مشرکوں کو توحید کے درجہ تک پہونچا دے۔ اور بگڑے ہوئے لوگوں کو اصلاح پر لاوے۔ اور مخلوق پرستوں کو خدا پرست بناوے اور اہل شرک کے تمام وساوس مٹاوے لیکن بجائے اس کے کہ وہ اپنے اس منشاء کو پورا کرتا جا بجا اس کے بیان سے مخلوق پرستی کی تعلیم جمتی گئی۔ جس تعلیم نے کروڑوں کی کشتی کو ڈبو یا۔ لاکھوں کو ورطہ شرک و کفر میں غرق کیا۔ ایک جگہ بھی مونہہ کھولکر وید نے بیان نہ کیا کہ مخلوق پرستی سے باز آجاؤ۔ پہاڑ آگ وغیرہ کی پوجا مت کرو۔ بجز خدا کے اور کسی چیز سے مرادیں مت مانگو۔ خدا کو بے مثل و مانند سمجھو۔ اس صورت میں ہر ایک عاقل آپ ہی انصاف کرے۔ کہ کیا فصیح کلام کی یہی نشانیاں ہوا کرتی ہیں۔ کہ مافی الضمیر کچھ ہے اور منہ سے کچھ ہی نکلتا جاتا ہے۔ صرف اس قدر لغو بیانی تو مجانین اور مسلوب الحواس کے کلام میں نہیں ہوتی۔ وہ بھی اس قدر قوت بیانی رکھتے ہیں۔ کہ اپنا دلی منشاء ظاہر کر دیتے ہیں جب پانی کی خواہش ہو۔ آگ نہیں مانگتے۔ اور اگر روٹی کی طلب ہو تو پتھر نہیں طلب کرتے۔ مگر میں حیران ہوں کہ وید کی بلاغت کس قسم کی بلاغت ہے۔ جس کا منشاء تو توحید تھا مگر برخلاف اس کے صدہا دیوتاؤں کا جھگڑا شروع کر دیا۔ جو کلام اپنا منشاء ظاہر کرنے

KHILAFAT LIBRARY

ہی عاجز ہے۔ خدا نہ کرے کہ وہ فصیح و بلیغ ہو۔ کلام بلیغ میں ایسی خرابی کب پڑ سکتی ہے کہ جو امر اصل مقصود بالذات ہو وہی صفائی اور شایستگی سے بیان نہ ہو سکے۔ بلاغت کی اول شرط یہی ہے کہ متکلم اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے پر بخوبی قادر ہو اور جس امر کو ظاہر کرنا چاہے ایسا صفائی سے ظاہر کرے کہ کوئی اشتباہ باقی نہ رہجائے۔ گونگوں کیطرح مبہم اور بے سروپا بات نہ کہے۔ ہاں جس بات کو مخفی رکھنا اور بطور اسرار بیان کرنا مصلحت ہو اس کو مخفی طور پر بیان کرنا ہی بلاغت ہے مگر توحید جس سے کل معاملات نجات کا وابستہ ہے ایسا امر نہیں ہے جس کو مخفی رکھنا جائز ہو پس یہ کہنا ہی درست نہیں ہے کہ وید نے بالارادہ مضمون توحید کو چیستوں اور پہیلیوں کیطرح بیان کیا ہے۔ اور دانستہ دھوکہ دینے والی عبارتیں درج کی ہیں۔ کیونکہ اس سے یہ ماننا پڑے گا۔ کہ وید نے عمدًا چنایں کروڑ آدمیوں کو ورطہ ہلاکت میں ڈالنا چاہا۔ اور جان بوجھکر ایسی عبارتیں لکھی ہیں۔ جس کے پڑھنے سے مخلوق پرستی کی تعلیم پھیلتی ہے۔ بلکہ اس صورت میں عام ہندوؤں کی یہ رائے درست ہوگی کہ وید کا دلی منشاء یہی تھا کہ آریہ قوم کو دیوتاؤں کا پوجاری بنادے اور اگر وید کا دلی ارادہ مخلوق پرستی کے برخلاف سمجھیں تو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اس کو بات کرنے کا سلیقہ بالکل یاد نہیں۔ اور اس میں لیاقت ہی نہیں کہ اپنے منشاء کو مخاطبین پر اچھی طرح ظاہر کر سکے تو اس صورت میں وید کا بلاغت کے مرتبہ سے ساقط ہونا ایسا ظاہر ہے کہ حاجت بیان نہیں ایسے کلام کسی عاقل کے نزدیک بلیغ و فصیح نہیں کہلا سکتے۔ جسکے الفاظ معانی پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ برخلاف مراد اور مفاسد

کیطرف کھینچتے ہیں۔ جس شرتی پر نظر ڈال کر دیکھو بجائے رہبری کے رہزنی کر رہی ہے۔ یہ خوب بلاغت ہے اور عجیب فصاحت مافی الضمیر سمجھانے کا طریق بھی وید ہی پر ختم ہے۔ یوں تو کسی صاحب کو شاید یقین نہ آوے۔ مگر ہم بطور نمونہ رگوید میں سے جو کہ [illegible] ویدوں میں اعلےٰ اور افضل شمار کیا جاتا ہے کسی قدر ایسی شرتیاں لکھتے ہیں جن کی نسبت آریوں کا خیال ہے کہ انمیں توحید کی تعلیم ہے اور پھر بعد اس کے کسی قدر بطور نمونہ وہ آیات لکھیں گے جو کہ قرآن شریف نے توحید کے بارے میں لکھی ہیں تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو کہ وید اور قرآن میں سے کس نے مسئلہ توحید کو صفائی و شایستگی پر زور بیان اور بلیغ تقریر میں بیان کیا ہے اور کس کا بیان مہمل اور بے سروپا اور طرح طرح کے شکوک اور شبہات میں ڈالتا ہے کیونکہ جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ بلاغت کے آزمانے کے لئے یہی سہل طریق ہے کہ جن دو کاموں کا موازنہ و مقابلہ منظور ہو ان کی قوت بیانی کو دیکھا جائے کہ کس مرتبہ تک ہے۔ اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے کے لئے کیسی موشگافی اور دقیقہ رسی انہوں نے کی ہے۔ اور کہانتک اپنے مدلل اور موجز بیان سے جہل کی تاریکی کو اٹھانے کے لئے علم کی روشنی دکھلائی ہے اور وحدانیت الٰہی کی خوبیاں اور شرک کی قباحتیں ظاہر کی ہیں۔ لیکن اگر کسی کو یہ شک ہو کہ شاید رگوید میں ایسی شرتیاں بھی موجود ہوں گی جو بیان توحید میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکیں تو اسے اختیار ہے کہ وہی شرتیاں بحیدمذکور سے بیان کرے۔ تا آریہ لوگ جو رگوید کو رگوید کرتے ہیں سب ویدوں سے پہلے اُسی کا فیصلہ ہو جاوے۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف کی بے نظیر بلاغت اور اس کے ہزارہا دقایق و حقایق جن کے مقابلہ پر انسانی قوتیں ساقط و عاجز ہیں۔ اپنے

موقعہ پر ذکر کئے جائیں گے۔ اس جگہ صرف بعض آریوں کے اصرار سے جو بمقابلہ قرآن شریف وید کی بلاغت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کسی قدر آیات قرآنی اس غرض سے لکھی جاتی ہیں تاکہ ان کی زبان درازی کو ایسے آسان طور پر رد کیا جاوے۔ جس سے منصفین پر وید کا بالکل ہیچ اور ناچیز ہونا کھل جائے۔ اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ وید میں قوۃ بیانی بھی نہیں کہ وہ اپنے منشاء و مراد کو صفائی سے بیان کر سکے چہ جائیکہ اس کو قرآن شریف کی اعلےٰ بلاغتوں کے ساتھ دم مارنے کی طاقت ہو۔ کیونکہ اس موقعہ پر ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جو کتاب اپنے مطلب کو صفائی سے بھی بیان نہیں کر سکتی۔ اس پر اور مراتب بلاغت و فصاحت کی توقع رکھنا کمال حماقت ہے۔ اگر وید اس سہل اور آسان طریق میں مقابلہ قرآن شریف کر سکے گا۔ تو پھر شاید ان دقائق قرآنیہ میں بھی مقابلہ کر سکے۔ جن میں قرآن شریف کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس کے مقابلہ سے دوسری تمام کتابیں عاجز ہیں۔ لیکن اگر اسی جگہ آریہ صاحبوں کا وید ..... کی طرح بےحس وحرکت رہ گیا۔ اور ایک ذرا سی بات میں بھی قرآن شریف کے سامنے دم نہ مار سکا۔ تو پھر ایسے وید پر ناز کر کے یہ خیال کرنا کہ وہ قرآن شریف کے اعلیٰ حقائق و دقائق کا مقابلہ کر لیگا۔ کمال درجہ کی نادانی ہے۔ اور اس جگہ ناظرین پر یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ چونکہ محققین ہنود نے اپنشدوں کو وید میں داخل نہیں سمجھا۔ اور نہ اپنے پرمیشر کا کلام اُن کو قرار دیا ہے۔ بلکہ صاف صاف یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ بعض لوگوں کے اپنے ہی خیالات ہیں۔ جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ اور تمام نامی اور لائق فائق پنڈت اسی پر متفق ہیں۔ اسی لئے غیر ضروری معلوم ہوا کہ اپنشدوں کے مضامین کی تفتیش کیجائے کیونکہ جب وہ عبارتیں وید میں داخل ہی نہیں ہیں بلکہ باقرار پنڈت دیانند صاحب اور

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے محققین کے وید کی تعلیم کے مطابق بھی نہیں ایک فضول اور بے تعلق حواشی ہیں سکہ جو بعض ناسمجھ برہمنوں نے پیچھے سے چڑھا دیئے ہیں۔ تو اس صورت میں گو اپنشدوں میں کیسی ہی غلطیاں کیوں نہ ہوں مگر اس جگہ اُن کا بیان کرنا محض طول بلا طائل ہے ہاں خالص ویدوں میں سے جنکو آریہ لوگ اپنے پرمیشر کا کلام اور ست ودیاؤں کا پستک سمجھ رہے ہیں۔ کچھ قدر شرتیاں بطور نمونہ بیان کرنا قرین مصلحت ہے۔ سوم رگوید میں سے کئی ایک شرتیاں جن کی نسبت آریوں کا خیال ہے کہ توحید کی تعلیم دیتے ہیں۔ ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں:- میں اگنی دیوتا کے جو ہوم کا بڑا گرد کارکن اور دیوتاؤں کو نذریں پہونچانے والا- اور بڑا ثروت والا ہے جپھا کرتا ہوں - ایسا ہو کہ اگنی جسکا ہمارا زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے رشی کرتے ہیں اور کرتے چلے آئے ہیں۔ دیوتاؤں کو اس طرف متوجہ کرے - اے اگنی جو کہ دو لکڑیوں کے باہم رگڑنے سے پیدا ہوئی ہے - اس پاک کئے ہوئے کشا پر دیوتاؤں کو لا- تو ہماری جانب سے انکا بلانیوالا ہے - اور تیری پرستش ہوتی ہے - اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤں کو ان کے کھانے کے واسطے پیش کر- اے اگنی وایو سورج وغیرہ دیوتاؤں کو ہماری نذر پیش کر- اے بے عیب اگنی تو سنبھلا اور دیوتاؤں کے ایک ہشیار دیوتا ہے تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے- اور ہمیں اولاد عطا کرتا ہے- تمام دولتوں کا تو ہی بخشنے والا ہے - اگنی کا مبارک نام لیکر پکارو! جو کہ سب سے پہلا دیوتا ہے - اے اگنی سرخ گھوڑوں کے سواتی ہمارے ستت سے پرسن ہو ۳۳ دیوتاؤں کو یہاں لا- اے اگنی جیسا کہ تو ہے لوگ اپنے گھروں میں تجھے محفوظ جگہ میں ہمیشہ روشن کرتے ہیں تو جو سب کی زندگانی کا باعث ہے ہمارے فائدہ کے لئے دولت والا ہو جا- اے عاقل اگنی تو تنپا نپت ہے یعنے اپنے جسم کا آپ جلانیوالا ہے

آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤں کو اُن کے کھانے کے لئے پیش کر- اگنی دیوتا جو کہ ہمیشہ جوان رہتا ہے بڑا عاقل ہے - اور یگ کرنیوالے کے گھر کا محافظ ہے - اور نذروں کا لیجانیوالا ہے - جسکا موبہ دیوتاؤں تک نذریں پہونچانیکا وسیلہ ہے اور گھر کی آگ سے روشن ہوا ہے - لازوال اگنی اپنی خوراک کو اپنی لاٹ سے ملا کر اور اس کو جلدی سے تناول کر کے خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے جلانے والے عنصر کا شعلہ چالاک گھوڑے کی مانند بلند ہو کر گرجتا ہے - اے اگنی یگ جس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جسکی تو ہر طرف سے رکھشا کرنے والا ہے - دیوتاؤں کو پہونچتا ہے - اے اگنی جسقدر تیرے سے ہو سکے اپنی نذر دینے والیکو فائدہ پہونچا- وہ یقیناً تیرے ہی پاس اے انگرا واپس آویگا- اگنی کے وسیلے سے پوجاری کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے - جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور جو شہرت کا چشمہ اور انسان کی نسل بڑھانیوالی ہے - اے اندر اے وایو یہ لوگ تمہارے واسطے چھڑکالیا ہے - ہمارے واسطے کھانا لیکر ادہر آؤ - اے اندر جس کی استت سب کرتے ہیں ایسا ہو کہ پھیلنے والے سوم کا رس تیرے میں سرایت کرے - اور تجھے فہم برتر حاصل کرنے کے لئے موافق ہو - جو کچھ عمدہ تعریفیں اور دیوتاؤں کی ہو سکتی ہیں - ان سب کا اندر ہی مستحق ہے - اور جو لوگ اندر کا دھیان کرتے ہیں - خواہ لڑائی میں یا حصول اولاد کے لئے اور عاقل جو فہم کے طالب ہیں سب کی آرزو پوری ہوتی ہے - اندر کا شکم سوم کا رس کثرت سے پینے کے باعث سمندر کی مانند پھولتا ہے اور تالو کی نمی کی مانند ہمیشہ تر و تازہ - اندر سب دیوتاؤں سے طاقت میں زیادہ ہے - اور تمام دیوتاؤں پر اس کو فوقیت حاصل ہے - بڑے دیوتاؤں کو نمسکار چھوٹے دیوتاؤں کو نمسکار - نوجوان دیوتاؤں کو نمسکار - بوڑھے دیوتاؤں کو نمسکار ہم سب دیوتاؤں

کی حتی المقدور پوجا کرتے ہیں - اے اندر وسیکا رشی کے پوتر جلد آ - اور مجھ رشی کو بڑا مالدار کر دے (تمام براہمنوں کے شجرہ میں لکھا ہے کہ کوسی کا کا بیٹا وشوامتر تھا- اور سیانا وید کا بھاشیکار اسکی وجہ بیان کرے کو کہ اندر کوسیکا کا کیونکر پوتر ہو گیا - یہ قصہ بیان کرتا ہے جو کہ وید کے تتمہ انوکرامنیکا میں درج ہے کہ کوسیکا اشرانتھا کے پوتر نے یہ دل میں خواہش کر کے کہ اندر کی توجہ سے میرا بیٹا ہو- تپ جپ اختیار کیا تھا - جس تپ کی جلدی میں خود اندر ہی نے اس کے گھر جنم لے لیا - اور آپ ہی اس کا بیٹا بن گیا - اندر نے جس کی بہت انسان تعریف کرتے ہیں متحرک ہواؤں کے ہمراہ دسیوں اور سیمیوبیز یعنے راکھشوں پر حملہ آور ہو کر اپنے بجر سے اُن کو قتل کیا - من بعد اُس نے اپنے گورے ہمراہیوں پر کھیت تقسیم کر دی - اور سورج اور پانی کو رہا کیا (اس جگہ گورے ہمراہیوں سے مراد جیسا کہ طرز وید کے تلازمات کی ہے پانی کے قطرے ہیں اور مطلب اس شرتی کا یہ ہے کہ کرّہ زمہریر کی تاثیر سے قطرات پانی جو شکل میں گورے گورے معلوم ہوتے ہیں بادل سے مترشح ہو کر کھیتوں پر گر پڑے - بعض کسی کھیت پر - بعض کسی کھیت پر - اور سب پانی بہ گیا - اور سورج نکل آیا - فرنگستانی مفسروں نے یہ معنے کئے ہیں - کہ اندر نے بزعم آریا لوگوں کے آریا قوم پر جو بہ نسبت قدیم باشندوں کے گورے رنگ کے تھے - کھیت ان قدیم لوگوں کی تقسیم کر دی مگر یہ معنے درست نہیں ہیں - وید کا سیاق سباق صریح اُن کے برخلاف ہے - اندر تیرے ہی سبب سے خوراک کی ہر جگہ کثرت ہے - اور وہ با آسانی دستیاب ہو سکتی ہے - اے بجر کے گھمانے والے چراگاہوں کو سرسبز کر دے - اور بہت دولت عطا کر - ہم اندر کی طرف اس کی شفقت اور دولت اور کامل طاقت حاصل کرنے کیلئے رجوع ہوتے ہیں - کیونکہ وہ طاقتور اندر دولت بخش کر ہماری رکشا کرنے کے قابل ہے -

KHILAFAT LIBRARY

اے سورج اور چاند ہمارے یگ کو کامیاب کرو۔ اور ہماری قوت زیادہ کرو۔ تم بہت آدمیوں کے فائدہ کیواسطے پیدا ہوئے ہو۔ بہتوں کو تمہارا ہی آسرا ہے۔ سورج کے نکلنے پر ستارے معہ رات کے چوروں کی مانند بھاگ جاتے ہیں۔ ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہیں جو دیوتاؤں کے درمیان نہایت عمدہ دیوتا ہے۔ اے چاند ہمیں تہمت سے بچا۔ گناہ سے محفوظ رکھ۔ ہمارے توکل سے خوش ہو کر ہمارا دوست ہو جا۔ ایسا ہو کہ تیری قوت زیادہ ہو۔ اے چاند تو دولت کا بخشنے والا ہے اور مشکلوں سے نجات دینے والا ہے۔ ہمارے مکان پر دلیر بہادروں کے ہمراہ آ۔ اے چاند اور اگنی تم مرتبہ میں برابر ہو۔ ہماری تعریفوں کو آپسمیں بانٹ لو۔ کیونکہ تم ہمیشہ دیوتاؤں کے سردار ہی ہو۔ میں جل دیوتا کو جس میں ہمارے مویشی پانی پیتے ہیں بلاتا ہوں اور دریاء جو بہہ رہے ہیں ان کو نذریں چڑھانی چاہئیں ایسا ہو کہ وہ جل جو سورج کے قریب ہیں۔ اور وہ جو سورج کے شریک رہتے ہیں۔ ہماری اس یگ پر مہربان ہو۔ اے دھرتی دیوتا ایسا ہو کہ تو بہت وسیع ہو جائے۔ تجھ پر کانٹے نہ رہیں۔ اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہو جائے۔ اور ہمیں بڑی خوشی دے ایسا ہو کہ ورونا دیوتا ہمارا خاص مہربان ہو جائے ایسا ہو کہ مترا دیوتا ہماری نگہبانی کرے۔ ایسا ہو کہ یہ دونوں ملکر ہمیں دولتمند کر دیں۔ اے نشتری دیوتا اور تیری بی بی یگ کے دیوتاؤں سے ہماری سفارش کرو۔ اے اگنی دیوتاؤں کو یہاں لا۔ ان کو تین جگہ بٹھا۔ اور انہیں آراستہ کر اور تو رتو دیوتا کا ہم پیالہ ہو۔ اے اگنی سرخ گھوڑوں کے سواری یعنے لال لال لاٹوں والے ہمسے خوش ہو کر ۳۳ دیوتاؤں کو یہاں لا۔ ہم اگنی کے جو مذہبی رسوم میں روشن کیجاتی ہے

پرستش کرتے ہیں۔ عاقلوں نے تجھے اے اگنی تجھے دیوتاؤں کا بلانیوالا کارکن بڑو بہت بڑی دولت بخشنے والا جلد سننے والا۔ اور بہت مشہور پاکر اپنے یگوں میں رکھا ہے۔ اگنی ہوا سے بھڑک کر اور مستعد ہو کر بڑی بڑی لکڑیوں میں گھس جاتی ہے اے اگنی جب تو سانڈ کیطرح بن میں گھس جاتی ہے تب تو جسطرف جائے تیرا راستہ سیاہ ہو جاتا ہے یعنی لکڑیوں کو جلا کر بھسم کرتی جاتی ہے۔ اور سب چیزوں کو آگے آتی ہیں خواہ ساکن ہوں یا متحرک جلا دیتی ہے۔ میں اگنی کی جو ہر قسم کی دولت کا دینے والا ہو پوجا کرتا ہوں۔ اگنی جس میں ایسی روشنی ہے جو کہ اور کو حاصل نہیں ہو سکتی وہ یگ کے مکان میں سب کی زیبایش ہے جیسے گھر کی زیبایش عورت ہوتی ہے اگنی جو بن میں پیدا ہوا ہے۔ اور انسان کا دوست ہے۔ اپنے پوجاری کی حفاظت اسطرح کرتا ہے۔ جیسے راجہ لایق آدمی پر مہربانی کرتا ہے۔ ایسا ہو کہ وہ ہمپر مہربان ہو۔ جب اے اگنی دیوتا تو خشک لکڑی کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ تب تمام تیرے پوجاری پاک رسم ادا کرتے ہیں ایسا ہو کہ وہ اگنی جو رنگ برنگ روشنی کی مالک ہے اس اپنے پوجاری کی خواہشوں کو عزت سے سننے۔ ہمیشہ انگلیاں پیاری اگنی سے ایسی محبت کرتی ہیں۔ جیسے عورتیں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں۔ اے جب تجھے پوجاری اپنے گھر میں روشن کرتا ہے۔ اور تجھے بھوگ لگاتا ہے۔ جبکہ وہ ہر اور خواہش رکھتا ہے۔ تو اے اگنی دو طرح سے زیادہ ہو کر اسکی اوقات بسری کے لوازم زیادہ کرتی ہے۔ ایسا ہو کہ قوۃ ہاضمہ کی اگنی جو خوراک سے تعلق رکھتی ہے۔ بھگتوں اور نامور پروہتوں کیخدمت کرنے والے کو بطور چشمہ حرارت مردی کے دیجاوے۔ اور ایسا ہو کہ اگنی سے اسکا مضبوط اور بے عیب اور جوان اور فہیم لڑکا پیدا ہو۔ ایسا ہو کہ اے اگنی تیرے دولتمند پوجاری بہت

بہت خوراک حاصل کریں۔ ایسا ہو کہ وہ بدیا دان جو تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھے روشن کرتے ہیں ان کی عمر دراز ہو۔ ایسا ہو کہ ہم لڑائیوں میں اپنے دشمنوں سے لوٹ حاصل کریں۔ جل میں بوٹیاں ہیں۔ اس واسطے اے برہم پوجاری جل کی تعریف کرنے میں مستعد ہو۔ اے جل تمام بیماریوں کے کھولنے والی بوٹیوں کو میرے بدن کے واسطے پکا اندر کا ہتھیار اس کے مخالفوں پر پڑا اپنے تیز اور عمدہ تیر سے اس نے ان کے شہر غارت کئے تب اندر اپنا بجر لیکر ورترا کیجانب سے متوجہ ہوا۔ اور اس کو مار کر اپنی طبیعت خوش کی۔ اے جنگل کے مالکو پسندیدہ صورت والو تم دونوں ہمارا تیرہیں سوم کا رس ولپیندارگوں سمیت اندر کیواسطے طیار کرو۔ سوم کے رس کا بقیہ کرچھوں میں لاؤ۔ اور اس کو کشا کی پتیوں پر چھو۔ اور جو باقی بچے اس کو گائے کی کہال پر رکھدو یعنے ہتھیلی پر جو کہ گائے کی کہال کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اے سوم کی رس کے پینے والے اندر گو ہم مستحق نہ ہوں پر تو ہمیں ہزارہا عمدہ گوئیں اور گھوڑے دیکر مالا مال کر۔ اے خوبصورت اور طاقتور خوراک کے مالک تیری شفقت ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ ہمیں ہزاروں عمدہ گوئیں اور گھوڑے دے۔ ہر ایک جو ہمیں گالی دیتا ہے غارت کر۔ ہر ایک جو ہمیں نقصان پہونچاتا ہے قتل کر اور ہمیں ہزاروں گھوڑے اور گوئیں دے۔ اے اندر جو ہماری بہتری میں راضی ہوتا ہے ایسا ہو کہ ہمیں خوراک بافراط ملے۔ اور مضبوط اور بہت دودھ دینے والی گوئیں ہمارے ہاتھ آویں جن کے باعث سے ہم عیش و عشرت میں مشغول رہیں۔ اے اندر اور اگنی میں جو دولت کے خواہشمند ہوں تم دونوں کو اپنے دلمیں رشتہ دار اور قرابتی خیال کرتا ہوں۔ اور اگ جو تمنے مجھے عطا کیا ہے کسی دوسرے نے کبھی نہیں دیا۔ اور اسطرح بہرہ مند ہو کر مینے یہ منتر جس میں میں نے اپنی خوراک کی خواہش

KHILAFAT LIBRARY

ظاہر کی ہے۔ تمہاری تعریف میں بنایا ہے۔ اے اندر اور اگنی نعمتوں کے عطا کرنے والو خواہ پاتال لوگ برت لوگ یا سرگ لوگ جہاں کہیں تم ہو وہاں سے یہاں آو۔ اور ارگ پیو۔ اے اندر اور اگنی نعمتوں کے عطا کرنیوالو خواہ سرگ لوگ پاتال لوگ یا برت لوگ جہاں کہیں تم ہو وہاں سے یہاں آو۔ اور نچلا ہوا ارگ پیو۔

اے اندر اور اگنی بجر کے گھمانے والو شہروں کے غارت کرنے والو۔ ہمیں دولت عطا کرو لڑائیوں میں ہماری مدد کرو۔ ایسا ہو کہ متر آدیوتا۔ ورن دیوتا ادتی دیوی۔ سمندر دیوتا۔ دھرتی دیوی۔ آسمان دیوتا۔ یہ سب ملکر ہماری اس دعا پر متوجہ ہوں۔ اے انسانوں پر مہربانی کرنے والے اندر تو بھی تو مخلوق ہی ہے پر پیدایش کے وقت سے آج تک کوئی تیرا نظیر نہیں ہوا۔ تو تینوں لوگ اور تینوں کرہ آتش اور تمام اس عالم کا جو مخلوقات سے پر ہے سہارا دینے والا ہے۔ اے اندر جو سب دیوتوں میں اول درجہ کا دیوتا ہے۔ ہم تجھے بلاتے ہیں۔ تو نے لڑائیوں میں فتوحات حاصل کی ہیں۔ ایسا ہو کہ اندر جو کہ کارساز اور تند اور تمام مانع چیزوں کا جڑھ سے اوکھاڑنے والا ہے۔ ہمارے رتھ کو لڑائیوں میں سب سے آگے رکھے۔ تو اے اندر فتح کرتا ہے لیکن لوٹ نہیں روکتا۔ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں اور بڑی سخت لڑائیوں میں ہم تجھے اے خونخوار میگواہن اپنی حفاظت کیلئے تیز کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ اندر ہمارا ساتھی ہو۔ اور ایسا ہو کہ ہم سیدھے راستے سے خوراک کثیر حاصل کریں۔ اور ایسا ہو کہ متر آدیوتا۔ ورن دیوتا۔ ادتی دیوی۔ سمندر دیوتا۔ دھرتی دیوی۔ اکاس دیوتا۔ ہمارے واسطے خوراک کی حفاظت کریں ہم سوم کا ارگ اسکو جو بہت سی مہمات کا سر کرنیوالا۔ سب دیوتاؤں سے اچھا دیوتا نعمتوں کا عطا کرنے والا سچی طاقت والا بہادر اندر ہے۔ جو دولت کا لحاظ کرتا ہے۔ اور اس شخص سے دولت چھین لیتا ہے۔ جو یگ نہیں کرتا جیسے راہزن مسافر سے چھین لیتا ہے اور اُسی یگ کرنیوالے کو دیتا ہے۔ چھڑاتے ہیں۔ اے اندر تیری سب تعریف کرتے ہیں ایسی کر پا کر کہ اور لوگوں سے ہمیں نقصان نہ پہونچے۔ تو بڑا طاقتور والا ہے زیادتی و تعدی سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے انسانوں تمہاری ہر روزہ زندگی کا باعث وہ اندر ہے جو صبح کی کرنوں کیساتھ بیعقل کو عقل دیتا ہے۔ اور بے شکل کو شکل عطا کرتا ہے۔ تو نے اے اندر بہمراہی **مروت** دیوتا یعنے ہوا جو ہر چیز کو اُڑا لیجاتی ہے۔ اور دشوار گذار مکانوں میں پہونچ سکتی ہے گوئیوں کا کھوج لگایا جو غاریں۔۔۔۔۔ چوروں نے چھپا رکھی ہیں۔ ایسا ہوا کہ **مروت** دیوتا تم دلبر اندر کے ہمراہ دونوں خوشی مناتے ہوئے اور یکساں شان و شوکت کے ساتھ نمودار ہو۔ اے **اجیت اندر** ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں سے بہت لوٹ ہمارے ہاتھ آوے ہم اندر کو جو ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں بجر کو گھماتا ہے۔ اور جو ہمارا مددگار ہے۔ بہت فارغ البالی اور بیشمار دولت حاصل کرنے کیلئے بلاتے ہیں۔ اے مینھ کے برسانے والے تمام خواہشوں کے پورا کرنے والے۔ اس بادل کو کھولدے۔ تو ہمیشہ ہماری درخواستیں قبول کرتا رہا ہے مینھوں کے برسانیوالا طاقتور مالک اندر ہمیشہ درخواستیں قبول کرنے والا انسانوں کو اپنی طاقت عطا کرتا ہے جیسے سانڈ گوؤں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے ہم اے اندر جو کہ ہر جگہ انسانوں میں موجود ہے تجھے بلاتے ہیں۔ ایسا ہو کہ تو صرف ہمارا ہی ہو جائے۔ اے اندر تیری حمایت کا ہمارے پاس ایک ذاتی ہتھیار ہے۔ جسکے وسیلے سے ہم اپنے مخالفوں پر ظفریاب ہو سکتے ہیں۔ **اندر دیوتا** بڑا طاقتور اور عالی رتبہ ہے۔ ایسا ہو کہ قدر و منزلت ہمیشہ بجلی بردار کے قبضہ میں ہے۔ اس کی جرار فوجیں آسمان کی مانند ہمیشہ عظیم ہوں۔ حقیقت میں اندر کے گانے کے لایق یا پڑھنے کے لایق تعریف باربار کرنی چاہیئے تاکہ وہ سوما کا رس پیوے۔ اے **اندر دیوتا** یہاں آؤ۔ اور اقسام کے ارگوں سے اور کہانے سے سیر ہو کر اور قوت حاصل کر کر اپنے دشمنوں پر ظفریاب ہو۔ اے اندر نعمتوں کے بخشنے والے اور اپنے پوجاریوں کی دکشا کرنے والے ہیں نے تیری تعریف کی ہے۔ جو تجھ تک پہونچ گئی ہے۔ اور جسکو تو نے منظور کیا ہے۔ اے متمول اندر اس رسم میں ہمیں دولت حاصل کرنیکے لئے دلیر کر کیونکہ عملی اور مشہور ہیں۔ اے اندر ہمیں بے اندازہ بے شمار اور لازوال دولت بخش۔ جو مولیشی اور خوراک اور زندگانی کا چشمہ ہے۔ اے اندر ہمیں نامور کر اور ایسی دولت دے جو ہزاروں طریقوں سے حاصل ہو اور وہ کہانے کی چیزیں جو کھیتوں سے چھکڑوں میں آتی ہیں۔ عطا کر۔ ہم اندر کو اپنے مال کی حفاظت کے واسطے مدح کر کر بلاتے ہیں۔ ایسا اندر جو دولت کا مالک ہے۔ اور جسکی لوگ تعریف کرتے ہیں اور جو یگ کرنیکی جگہ آمد و رفت رکھتا ہے۔ اے ستکر تو اندر شام وید کے پڑھنے والے تیری استت کرتے ہیں۔ رگوید کے پڑھنے والے تیری تعریف کرتے ہیں۔ جو کہ تیری تعریف کے لایق ہے۔ اور برہمن تجھے بانس کیطرح بلند کرتے ہیں۔ اندر نعمتیں بخشنے والا اپنے پوجاری کے مطلب سے واقف ہے جس نے پہاڑ کی چوٹیوں پر سوم کا پودا لا کر بہت پرستش کی ہے۔ اس واسطے اندر **مروت** کی فوج کے ہمراہ آتا ہے اے سوم کی رس پینے والے اندر اپنے بڑے عیال والے مضبوط اور خوبصورت گھوڑوں کو جوت کر ہماری تعریفیں سننے کیلئے یہاں آ۔ اے **باسو دیوتا** ہماری اس پوجا میں اگر شامل ہو۔ ہمارے منتر اور تعریف اور دعاؤں کو قبول کر ہمارے یگ پر مہربان ہو اور بہت خوراک دے۔ منتر جو کہ ترقی کا باعث ہے اندر کی مہما میں بار بار پڑہنا چاہئے۔

KHILAFAT LIBRARY

جوکہ بہت سے دشمنوں کو پراگندہ کرنیوالا ہے تاکہ یہ طاقتور دیوتا ہم اور ہمارے دوستوں سے شفقت سے پیوے ہم اندر کی طرف اسکی شفقت اور دولت اور کامل طاقت حاصل کرنیکے لئے رجوع ہوتے ہیں کیونکہ وہ طاقتور اندر دولت بخش ہماری رکھشا کرنے کیلئے قابل ہے اے اندر جبکہ تو اپنے دشمنوں کو غارت کرتا ہے اس وقت آسمان اور زمین تجھے سہارا نہیں دے سکتے مینہ برسانا تیرے اختیار میں ہے ہمیں بڑی فیاضی سے گائیں عطا کر۔ اسے تعریف کے مستحق اندر ایسا ہو کہ ہم ہمیشہ تیری تعریف کرتے ہیں ایسا ہو کہ اس تعریف سے اے بڑی عمر والے تیری قوت زیادہ ہو۔ اور ایسا ہو کہ یہ ہماری تعریف تجھے پسند آوے تاکہ ہمیں خوشی حاصل ہو۔ ہم اگنی کو جو دیوتاؤں کا پیغمبر اور ان کے بلانیوالا اور بہت ثروت والا اور اس یگ کا سمپورن کرنیوالا ہی منتخب کرتے ہیں۔ اے روشن اگنی ہمنے تجھے کبھی کا ہوم کرکے بلایا ہے۔ ہمارے دشمنوں کو جلادے۔ جن کی محافظ ناپاک ارواحیں ہیں اس اگنی کے یگ میں تعریف کرو کہ جو بڑا عاقل صادق اور روشن ہے۔ اور بیماری کو کھونے والا ہے اے روشن اگنی دیوتاؤں کے پیغمبر اس نذریں پیش کرنے والے کی حفاظت کر جو کہ تیری پوجا کرتا ہے اے صاف کرنیوالے اس شخص پر مہربان ہو جو دیوتاؤں کے خوش کرنے کے واسطے اگنی کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اے روشن اور صاف کرنے والے اگنی ہمارے یگ اور ہمارے بھوگ میں دیوتاؤں کو لا ہمنے تیری تعریف وہ منتر پڑھکر کی ہے۔ جو سب سے آخر تصنیف ہوا ہے۔ ہمیں خوراک عطا کر اور دولت جو اولاد کا چشمہ ہے عنایت فرما۔ اے اگنی دیوتا ہمارا بھوگ دیوتاؤں کو چڑھا اور ایسا ہو کہ نذریں دینے والے کو یعنی اگنی کو اس کے عوض میں علم نصیب ہو۔ اے اگنی معہ تمام دیوتاؤں کے سوم کا رس پینے کو ہماری پوجا میں آ۔ اور نذریں پیش کرو۔ اے دانا اگنی کا تو یعنے رشی لوگ تجھے بلاتے ہیں اور تیرے گن گاتے ہیں۔ اے اگنی معہ دیوتاؤں کے آ۔ اے اگنی نیک کاموں کے ترقی دینے والوں کو یعنے دیوتاؤں کو جنکی ہم پوجا کرتے ہیں۔ اس نذریں معہ ان کی بی بیوں کے شریک کر۔ اے روشن زبان والے انہیں سوم کا رس پینے کو دے ان دیوتاؤں کو جنکی ہم پرستش اور تعریف کرتے ہیں۔ سوم کا رس ارگ چڑھینے کے وقت پلا۔ اے اگنی دیوتا پانی چالاک اور طاقتور گھوڑیاں جنکو بنام روہت نامزد کرتے ہیں اپنے رتھ میں جوت۔ اور ان کے وسیلہ یہاں لا۔ اے اگنی انعام کے دینے والے اور تو دیوتا کے ساتھ یگ میں حصہ لینے والے۔ گھر کی آگ ہوکر پوجاری کیخاطر دیوتاؤں کی پرستش کر۔ تجھے اے اگنی سوم کا رس پینے کو شوق سے بلایا ہے مروت کو ساتھ لیکر آ۔ نہ کسی دیوتا کو اور نہ انسان کو اس یگ میں کچھ حاصل ہے۔ جو کہ تیرے واسطے اے طاقت والے حاصل ہوا ہے اے اگنی مروت کو ساتھ لیکر آ۔ اے اگنی دیوتاؤں کی خوبصورت رانیوں کو اور توانشتری کو سوم کا رس پینے کیواسطے یہاں لا۔ اے اگنی ہمارے اس بھوگ کی اور ان نئے منتروں کے دیوتاؤں کو خبر کر۔ اے اگنی تو سب سے پہلے انگرا رشی تھا تو دیوتا اور دیوتاؤں کا مددگار دوست تھا۔ تیرے ہی یگ میں عاقل فہیم اور روشن ہتھیار والی مروت پیدا ہوئی تھی۔ اے اگنی تو جو سب سے پہلا اور سب انگروں کا سردار ہے دیوتاؤں کی پوجا کو تیرے ہی باعث سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ تو دانا ہے رنگ برنگ رنگوں والا ہے۔ تمام دنیا کے فایدے کیواسطے ہی فہیم ہے۔ دو یایوں کی اولاد ہے اور انسان کے فائدہ کیواسطے اب تک روپ دھارن کر رہے ہیں۔ اے ہوا پر فوقیت رکھنے والے اگنی اپنے پوجاری کو روشن دے تاکہ اسکو معلوم ہو کہ میری پوجا قبول ہوئی۔ تیرے بل سے آکاش اور دھرتی لرزاں ہے۔ تو نے اس بوجھ کو اٹھایا ہے جسکے لئے پروہت مقرر کیا گیا تھا۔ تو نے بزرگ دیوتاؤں کی پرستش کی ہے۔ تو اے اگنی خواہشوں کی پورا کرنے والی ہے۔ اپنے پوجاریوں کی دولت کی زیادہ کرنے والی ہے۔ اے اگنی دولت کیخاطر ہم تیری پوجا کرتے ہیں اس ہوم کے کرنے والی کا نام کردے۔ ایسا ہو کہ تیری کرپا سے جو ہماری اولاد ہو تو پھر ہم یہ رسم ادا کریں۔ دھرتی آکاش اور تمام دیوتاؤں سمیت ہمیں بچا۔ اے اگنی اس ہماری غلطی کو اور اس طریق کو جسمیں ہم گمراہ ہوگئے۔ معاف کر تیری تعریف کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تو ان لوگوں کی جو تجھ کو تیرے لایق ارگ دیتے ہیں حفاظت کرنیوالی ہے۔ اے پاک اگنی جو بھوگ لینے ہر طرف جاتی ہے۔ یگ کے کمرہ میں جو تیرے روبرو ہے جا جیسے پہلے زمانہ میں منش انگرار اور ییاتی یعنے راجگان سلف جاتے تھے۔ اور دیوتاؤں کو یہاں لا اور انہیں پاک کشا پر بٹھا کر ہمیں ایسا بلدان پیش کر۔ جس سے وہ مشکور ہوں۔ اے اگنی تو ہمارے اس منتر سے جو ہم اپنی لیاقت اور آگاہی کیموافق پڑھتے ہیں ترقی پا اور ہمیں دولتمند کر اور ہمیں نیک سمجھ دے۔ اور بہت خوراک دے۔ ہم منتر پڑھکر طاقتور اگنی کو جسکی اور رشی بھی تعریف کرتے ہیں۔ بہت آدمیوں کے فایدہ کے واسطے جو دیوتاؤں کے پرستار ہیں مناتے ہیں۔ آدمی اس اگنی کیطرف رجوع لاتے ہیں جو بل کے زیادہ کرنے والی ہے۔ ہم اے اگنی نذریں چڑھاکر تیری پوجا کرتے ہیں۔ اے بہت خوراک دینے والے ہم پر آج مہربان ہو۔ اے اگنی تو خوشی کے دینے والی دیوتاؤں کے بلانے والی اور پیغمبر اور انسان کی محافظ ہے وہ نیک اور دیرپا کام جو دیوتا کرتے ہیں سب تیرے میں جمع ہیں۔ اے نوجوان اور نیک فال اگنی جو کچھ کہ ہم تجکو پیش کریں تو ہمپر مہربان ہو کر یا تو اب یا کسی اور وقت

KHILAFAT LIBRARY

دیوتاؤں کے پاس لیجا۔ اے اگنی اسطور پر تیرا پوجاری تیری پوجا کرتا ہے۔ اور تو اپنی روشنی سے آپ روشن ہے۔ آدمی ہمیشہ کاروبار کرنیوالے پرمہنتوں کی ہوم کرکر اس اگنی کو جو ان کے دشمنوں پر فتحیاب ہو روشن کرتے ہیں۔ اے اگنی جو کہ فنا کرنے والی ہے۔ تو نے اور دوسرے دیوتاؤں نے ملکر ورترا کو قتل کیا ہے۔ دیوتاؤں نے دھرتی اور سرگ اور آکاس کو مخلوقات کے واسطے فراغ رہنے کی جگہ بنایا ہے۔ ایسا ہو کہ دولت والا اگنی بروقت ضرورت کے کانوا پر اس طرح مہربان ہو جیسا کہ لڑائی میں گھوڑا مویشی کے واسطے ہنہناتا ہے۔ اس اگنی کی کرنیں جس کو کانوا نے سورج سے زیادہ روشن کردیا ہے سرفرازی سے چمکتی ہیں۔ ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں ہم اس کو بلند کرتے ہیں۔ اے اگنی خوراک کے بخشنے والی ہمارے پر کردے کیونکہ دیوتاؤں کی دوستی تیرے ذریعے سے حاصل ہوسکتی ہے تو طرح طرح کی خوراکوں کی مالک ہے ہمیں خوش کر کیونکہ تو بزرگ ہے۔ اے اگنی ہماری حفاظت کیلئے سورج دیوتا کی مانند ہو سیدھی کھڑی ہوجا تو خوراک کے دینے والی ہے۔ جس کے کارن ہم تجھے مرہم چھوڑ کر بلاتے ہیں اور پروہت تجھ نذریں چڑھاتے ہیں۔ ایجوان اور چمکدار اگنی ہمیں ناپاک روحوں سے اور کینہ ور آدمی سے جو بخشش نہیں کرتا۔ اور موذی جانوروں سے اور ان لوگوں سے جو ہمارے مارنے کی فکر میں ہیں۔ بچا اگنی۔ اگنی تجھے منو نے انسان کی بہت سی نسلوں پر روشنی کرنے کیلئے روکا تھا۔ تو جو یگ کیلئے پیدا ہوئی ہے اور چڑھاوے سے سیر ہوتی ہے۔ تو جسکو سب آدمی نمسکار کرتے ہیں روشن ہو گئی ہے۔ اگنی کے شعلے روشن طاقتور اور خوفناک ہیں۔ انکا اعتماد نہ کرنا چاہیئے وہ طاقتور ناپاک روحوں کو اور دیگر ہمارے مخالفوں کو ہمیشہ ضرور بالکل جلا دیتے ہیں اے اگنی جو امیر ہے جو کہ تمام مخلوقات کی فریاد رسی کرنے والی ہے صبح سے نذریں دینے والے کے پاس بہت قسم کی دولت

سے عمدہ گھر کے لا۔ آج یہاں دیوتاؤں کو اُٹھتے ہی لا۔ آج ہم اگنی کو جو پیغمبر مکانوں کے دینے والی ہے ہر دلعزیز دھوئیں کے جھنڈے والی روشنی بخشنے والی اور علے الصبح جو پوجاری پوجا کرتا ہے اسکی حفاظت کرنے والی ہے منتخب کرتے ہیں میں اگنی کے جو سب دیوتاؤں سے بہتر اور کم عمر کا دیوتا ہے انسان کا مہمان ہے جس کو سب بلاتے ہیں۔ اور جو چڑھاوا چڑھانے والے کا رفیق ہے سب مخلوقات کو جانتا ہے پرانت کال مہما کرتا ہوں تاکہ وہ اور دیوتاؤں کو لینے جائے اگر یگ کرنے والی اور سرب گیاتی اگنی سب آدمی تجھ روشن کرتے ہیں بہت لوگ بلاتے ہیں عاقل دیوتاؤں کو جلدی سے یہاں لاؤ۔ اے اگنی انسانوں کے ریگوں کی حفاظت کرنیوالی ہے اور دیوتاؤں کی پیغمبر ہے۔ آج یہاں دیوتاؤں کو جو صبح اُٹھتے ہیں۔ اور سورج کا دھیان کرتے ہیں لا۔ اے اسونوں دیوتا تم صبح کے یگ کیواسطے جاگو ایسا ہو کہ وہ دونوں دیوتا سوم کا رس پینے کیلئے یہاں آویں ہم دونوں اسونوں کو جو دونوں دیوتا ہیں۔ اور نہایت اچھے رتھیان ہیں اور ایک عمدہ گاڑی میں سوار ہوتے ہیں۔ اور سرگ تک پہنچتے ہیں۔ بلاتے ہیں۔ اے اسونوں دیوتا اپنی چابک جو کہ تمہارے گھوڑوں کی جھاگوں سے تر ہے اور اس کے ٹنکار سے بڑی آواز سے ہوتی ہے سوم کے ارگ کو ہلا دو۔ اے اسونوں دیوتا ارگ چڑھانے والے کے رہنے کی جگہ جہاں تم اپنے رتھ میں سوار ہوکر جاتے ہو تم سے زور نہیں ہے میں سونے کے ہاتھ والے سورج کو اپنی حفاظت کیلئے بلاتا ہوں۔ وہ پوجاریوں کا درجہ مقرر کرتا ہے۔ سورج کی جوپانی کا مددگار نہیں ہے۔ ہماری حفاظت کیلئے تعریف کرو۔ ہم اس کی پوجا کرنے کیلئے آرزو رکھتے ہیں۔ دوستو! بیٹھ جاؤ درحقیقت ہم سورج کی تعریف کریں گے۔ کیونکہ وہ درحقیقت دولت کا بخشنے والا ہے۔ عاقل ہمیشہ سورج کے اس بڑے درجے کا دھیان کرتے ہیں۔ جب سے آنکھ آسمان کا سیر کرتی

ہے۔ دانا آدمی جو کہ ہوشیار رہتے ہیں۔ اور تعریف کرنے میں بڑے سرگرم ہیں۔ سورج کے اعلیٰ درجہ کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ سرب گیانی سورج دیوتا کو اس کے گھوڑے بلند پر لیجاتے ہیں۔ تاکہ وہ تمام دنیا کو دکھلا دے۔ تو اے سورج سب سے زیادہ چلتا ہے تو سب کو دکھائی دیتا ہے تو چشمہ روشنی کا ہے تو تمام آسمان پر چمکتا ہے۔ تو اے سورج مارت دیوتا کے سامنے نکلتا ہے تو انسان کے روبرو نکلتا ہے اور تو اس طرح نکلتا ہے کہ تمام دیولوگ تجھے دیکھ سکیں۔ تو اس روشنی کیساتھ نمودار ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ تو صاف کرنیوالا برائی سے بچانیوالا ہے۔ تو فراخ آسمان دن اور رات کا اندازہ کرتا ہوا اور سب مخلوقات کو دیکھتا ہوا طے کرتا ہے۔ تو اے سورج آرام دہندہ روشنی سے چمکتا ہوا نمودار ہوکر اور سب سے بلند آسمان پر چڑھکر میرے دل کی بیماری اور میرے بدن کی زردی کھودے۔ روشنی کو تاریکی کے پرے دیکھکر ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہیں جو دیوتاؤں کے درمیان ایک چیدہ دیوتا ہے۔ اے چاند دیوتا تو ہر قسم کے کام کے کرنے میں نیکی کا کرنیوالا ہے۔ تو اپنی قوتوں کے باعث سے صاحب طاقت اور سرب بیاپی ہے تو اپنی بخششوں کے باعث نعمتوں کا دینے والا اور اپنی بزرگی سے بزرگ ہے۔ تو نے اے انسان کے رہنما یگ کے چڑھاؤں سے خوب پرورش پائی ہے۔ تیرے کام ورن راجہ کی مانند ہیں۔ تیرا کلام اے چاند سب سے بڑا ہے۔ تو عزیز مترا دیوتا کی مانند سبکا صاف کرنیوالا ہے۔ چونکہ تیرے میں وہ سب کلیں ہیں۔ جو تیرے سبب سے آسمان زمین پہاڑیوں اور پانی سب میں پرگٹ ہے۔ اسلئے اے چاند راجہ ہمیں اچھی طرح پیش آ اور بلا خفگی ہماری نذریں قبول کر۔ تو اے چاند جو تعریف کا شائق اور پودوں کا گرو ہے ہماری جان ہے۔ اگر تو چاہیئے گا۔ تو ہم نہیں مریں گے تو اے چاند اس شخص کو جو تیری پوجا کرتا ہے۔ خواہ وہ جوان ہو

KHILAFAT LIBRARY

یا بوڑھا۔ دولت دیتا ہے تاکہ وہ اس سے حظ اُٹھاوے اور زندہ رہے۔ اے چاند راجا ہمیں اس سے جو نقصان پہونچانے کی فکر میں ہے۔ محفوظ رکھ تجھ جیسے دیوتا کا دوست کبھی نہیں مرسکتا۔ اے چاند دیوتا ہماری ایسی مدد کر کر کشا کر جس سے بھوگ لگانیوالے کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ہماری اس بلدان کو اور تعریف کو قبول فرما کر اے چاند دیوتا ہمارے پاس آ اور ہماری رسم کا ترقی دینے والا ہو۔ چونکہ ہم منتروں سے واقف ہیں اس سبب سے ہم تیری تعریف کر کر بڑا رتبہ بڑھاتے ہیں۔ اے کرپانڈ نان چاند ادھر آؤ۔ اے دولت بخشنے والے ہمارا کھوئے والی دولت سے آگاہ خوراک کے بڑھانے والے چاند دیوتا ہمارا ایک لایق مددگار ہو۔ اے چاند دیوتا ہمارے دلوں میں ایسا خوش رہ جیسے مویشی سبزہ زاروں میں یا انسان اپنے گھروں میں خوش رہتا ہے۔ اے چاند دیوتا ایسا ہو کہ قوت تیرے میں ہر طرف سے آوے۔ ہمارے واسطے خوراک مہیّا کرنے میں سرگرم ہو۔ اے خوش چاند دیوتا سب بیلوں کیساتھ بڑھتا جا۔ ہمارا دوست ہو خوراک کیطرف سے آسودہ حالی بخش۔ تا ہم پھلیں پھولیں۔ چاند دیوتا اس شخص کو جو نذر چڑھاتا ہے۔ دودھ والی گائے چالاک گھوڑا اور ایک بیٹا جو کہ کاروبار میں ہوشیار خانگی تعلقات میں ہنرمند پوجا میں سرگرم مجلس میں لایق۔ اور جو اپنے باپ کی عزت کا باعث ہو دیتا ہے۔ ہم اے چاند دیوتا تجھے دن میں اٹل ہزاروں آدمیوں کے گروہوں میں لڑکر فتحیاب ہونے والا مشہور اور بہادر جان کر خوش ہوتے ہیں۔ تونے اے چاند دیوتا یہ پودے پانی کے اور گوئیں پیدا کیں ہیں۔ تونے کشادہ آسمان کو پھیلایا ہے۔ تونے تاریکی کو روشنی سے پراگندہ کردیا ہے۔ اے طاقتور چاند دیوتا اپنی روشنی دماغی کیساتھ اپنی دولت کا ایک حصّہ دے۔ ایسا ہو کہ کوئی مخالف تجھے دق نہ کرسکے۔ تو کسی دو برابر کے مخالفوں کی بہادری پر ثبوت رکھتا ہی ہمیں رن میں ہمارے دشمنوں سے بچا۔ سورج روشن صبح کیساتھ اس طرح آتا ہے جیسے مرد نوجوان خوبصورت عورت کے پیچھے چلتا ہے۔ اس وقت دھرم آتما لوگ مقرری وقت کی رسموں کو کرتے ہیں اور مبارک سورج کو اچھے انعام کیخاطر پوجتے ہیں یعنے اس کی پرستش کرتے ہیں۔ سورج کی زفتار ہمایوں فال ہاتھ پاؤں کے مضبوط راستہ طے کرنیوالے گھوڑے جنکی ہمنے پرستش کی ہے اور جو تعریف کئے جانے کے مستحق ہیں۔ آسمان کی چوٹی پر پہونچگئے ہیں۔ اور جلد زمین اور آسمان کے گرد پھر آئے ہیں۔ ایسا دیوتاپن اور جلال سورج کا ہے کہ جب وہ غروب ہو جاتا ہے۔ وہ پھیلی ہوئی روشنی کو جو ادھورے کام پر پھیلی ہوئی تھی اپنے میں چھپا لیتا ہے جب وہ اپنے گھوڑوں کو کھول دیتا ہے اسوقت رات کی تاریکی سب پر چھا جاتی ہے۔ آفتاب متر آدیوتا اور ورن دیوتا کے سامنے اپنی روشن صورت آسمان کے درمیان ظاہر کرتا ہے اور اس کی کرنیں ایک تو اس بیحد روشن طاقت کو پھیلاتی ہیں اور دوسری جب وہ چلی جاتی ہیں۔ تب رات کی تاریکی لاتی ہیں۔ آج سورج دیوتا کے نکلنے ہی ہمیں نالائق باتوں سے بچاؤ اور ایسا ہو کہ متر آدیوتا ورن دیوتا۔ اودتی دیوی۔ سمندر دیوتا۔ دھرتی دیوی۔ اکاس دیوتا اس ہماری دعا کو متوجہ ہو کر سنیں۔

اب ناظرین اس مضمون سے خود خیال فرماویں کہ اس قدر شرتیوں سے جنکا ایک ذخیرہ کلاں یہاں لکھکر کئی صفحہ ہمنے سیاہ کئے ہیں۔ کیا کچھ خدا کا بھی پتہ ملسکتا ہے اور حضرات آریہ سماج والے انصافاً ہمکو بتلاویں۔ کہ رگوید نے ان شرتیوں میں اپنا منشا ظاہر کرنے میں کونسی بلاغت دکھلائی ہے۔ اور آپ ہی بولیں کہ کیا اس کی تقریر فصیح تقریروں کیطرح پرزور اور مدلل ہے۔ مصنفین پر پوشیدہ نہیں کہ ان شرتیوں میں بجائے اس کے کہ حق الامر کو اپنی خوش بیانی کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا۔ اور راستی کے پھیلانے کیلئے کوشش کیجاتی۔ خود مضمون شرتیوں کا ایسا بے سروپا اور مہمل ہے جس سے سامع اس کا ایک وُبدھا میں پڑجاتا ہے۔ کبھی ایک چیز کو خالق ٹھہراتا ہے۔ اور اس سے مرادیں مانگتا ہے۔ کبھی اُسی کو مخلوق بناتا ہے۔ اور دوسرے کی محتاج قرار دیتا ہے۔ کبھی کسی کے لئے خدا کی صفتیں قایم کرتا ہے اور پھر اسی کیطرف فانی چیزوں کی صفتیں قائم کرتا ہے اور پھر اسی کیطرف فانی چیزوں کی صفتیں منسوب کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس نے اس قدر کلام کو طول دیا۔ اور پھر ماحصل اسکا خاک بھی نہیں۔ نہ توحید کا مدعی ہو کر توحید کو بیان کیا ہے۔ نہ مخلوق پرستی کا مدعی ہو کر مخلوق پرستی کو بہ پایہ ثبوت پہونچایا ہے بلکہ سراسیمہ آدمی کیطرح ایسی تقریر بے بنیاد اور متناقض کی ہے کہ جس سے ہندو مذہب میں عجب طرح کی گڑبڑ پڑگئی ہے۔ اور کوئی کسی دیوتا کا پوجاری اور کوئی کسی دیوتا کا بھجن گا رہا ہے۔ کیا ایسی تقریر سراپا فضول اور مہمل اس لائق ہو سکتی ہے کہ کوئی دانا اس کو فصیح و بلیغ کہے۔ شاید بعض ہندو صاحب جنہوں نے فقط وید کا نام سن رکھا ہے اور کبھی اس مقدس کتاب کا درشن نہیں کیا وہ دلمیں یہ وسوسہ کریں کہ یہ شرتیاں جو رگوید میں سے لکھی گئی ہیں۔ وہ صحیح طور پر نہیں لکھی گئیں۔ شاید ان سے بہتر وید مذکور میں اور شرتیاں ہوں گی جنمیں ویدنے وحدانیت الٰہی کے بیان کرنے میں داد فصاحت دی ہوگی۔ یا مخلوق پرستی کو فصیح اور مدلل تقریر میں جو لازمہ فصاحت و بلاغت ہے عطا کیا ہوگا۔ سو ایسے وسوسی آدمیوں کے جواب میں عرض کیا جاتا ہے کہ ہمنے یہ تمام شرتیاں رگوید سنتھا اشتک اول سکت ۔ سے ۱۱۵ سکت تک بطور نمونہ منتخب کرکے لکھی ہیں۔ اگر کسی کو یہ

دعویٰ ہو کہ وہ شرتیاں صحیح نہیں ہیں۔ تو اس پر لازم ہے۔ کہ جو اس کی دانست میں صحیح ترجمہ ہو وہ پیش کرے تا منصف لوگ آپ دیکھ لیں کہ یہ شرتیاں صحیح ہیں یا اس کی پیش کردہ صحیح ہیں۔ اگر کسی کو یہ دعوےٰ ہو کہ اگرچہ یہ شرتیاں مہمل اور بے سروپا ہیں مگر اسی رگوید میں ایسی شرتیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن میں وحدانیت الٰہی کا بیان نہایت صفائی اور شائستگی سے موجود ہے تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ ہمراہ ان شرتیوں کے ان شرتیوں کو بھی پیش کرے تا کہ اگر کسی طرح ہاتھ پاؤں مار کر ویدا کی بلاغت و خوش بیانی ثابت ہو سکے تو ثابت ہو جائے ہم کو کسی صاحب سے ناحق کی ضد نہیں ہے ہم اپنے سچے دل سے کہتے ہیں کہ ہم نے بڑے غور اور تدبر سے وید نظر کر کے اس طریقہ شائستہ بیانی سے بالکل دور اور مہجور پایا ہے اور ہم بڑے افسوس سے لکھتے ہیں کہ ایسی پراگندہ باتیں کیونکر آریہ سماج والوں کے دلوں کو بہا رہی ہیں۔ اور کیوں وہ ایسے کچے اور پست خیالات پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔ اگر وید کا کلام باوجود اس فضول طوالت اور مہمل بیانی اور خبط مضمون کے پھر بھی فصیح اور بلیغ ہی ہے تو پھر غیر فصیح کلام دنیا میں کس کو کہنا چاہیئے۔ اور اگر آریہ سماج والوں کو یہ معلوم نہیں کہ کلام فصیح کسے کہتے ہیں۔ تو لازم ہے کہ وہ ذرا آنکھ کھولکر بمقابلہ طول طویل ویدا کے کلام کے جو اوپر تحریر ہو چکا ہے قرآن شریف کی چند آیات پر نظر ڈالیں کہ کس لطافت و ایجاز سے مسائل کثیرہ وحدانیت کو قلیل و دل عبارت میں بیان کرتا ہے۔ اور کس جہد و کوشش سے مسئلہ توحید کو دل میں بٹھاتا ہے اور کیسی مدلل اور فصیح تقریر سے توحید الٰہی کو قلوب صافیہ میں منقش کرتا ہے اگر اس کی مانند وید مذکور میں شرتیاں موجود ہیں تو پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ بیہودہ بک بک کرنا اور لاجواب ہو کر پھر خبث اور شر سے باز نہ آنا اُن لوگوں کا کام ہے۔ جن لوگوں کو خدا اور ایمانداری سے کچھ بھی غرض نہیں۔ اور نہ .... حیا و شرم سے کچھ سروکار ہے۔

اب یہاں ہم بطور نمونہ وید کی شرتیوں کے کسی قدر آیات قرآن شریف جو وحدانیت الٰہی کو بیان کرتی ہیں لکھتے ہیں تا کہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ وید اور قرآن شریف میں سے کس کی عبارت میں

ضروری اطلاع

بعارضہ اشوب چشم یہ پرچہ بھی مجبوراً دو نمبروں کا اکٹھا ہی نکالنا پڑا۔ وید اور قرآن شریف والا مضمون جو آج کے پرچہ میں درج ہے دراصل یہ کسی خاص موقعہ کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ مگر بیماری کے باعث مجبوراً اُسے درج کرنا پڑا۔ ایڈیٹر نور کے ناظرین عاجز ایڈیٹر کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ابتلاء سے نکالے۔ ان نمبروں کے بعد نور کا سال ختم ہو جائیگا اور آپ کا خادم جو خدمت کرتے کرتے اپنی پیاری آنکھوں کو بھی آزردہ کر بیٹھا ہے۔ ایک پرچہ کی رخصت لیگا۔ اس پرچہ میں ۱۵۔ اگست اور یکم ستمبر کے دو نمبر شامل ہیں۔ پندرہ ستمبر کا اخبار شایع نہیں ہوگا۔ آئندہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۱ء کو پرچہ شایع ہوگا۔ اور آپ کا خادم ان رخصتوں کے ایام میں آپ کی خدمت سے الگ ہو کر اپنی پیاری آنکھوں کی خدمت میں مشغول ہوگا۔ شروع اکتوبر ۱۹۱۱ء کو لہٰذا کے جن معاونین کرام کا چندہ اختتام ختم ہوگا۔ انکی خدمت میں سال آئندہ کا چندہ وصول کرنے کی غرض سے یکم دسمبر کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا بذریعہ خط اس امر کی علیحدہ اطلاع نہیں دیجاوے گی۔ اور جس صاحب کی طرف سے ممانعت کی تحریر نہ آئے سمجھ لیا جائیگا کہ وہ وی پی روانہ کرنے کی بونا فائیڈ اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ یقین ہے۔ تمام مخلص معاونین۔ وی پی وصول فرما کر اپنے کارخانہ کو شکر گذاری کا موقعہ دیں گے اور اسی پر اکتفا نہ کر کے نور کی توسیع اشاعت میں پہلے سے زیادہ مربیانہ سعی فرما کر اس کی کرنوں کو دور تک پھیلا کر عند اللہ ماجور ہونگے اس لئے کہ شروع سال کے موقعہ پر احباب و اعزہ کو خریداری کی تحریک کرنا نسبتاً زیادہ موثر ہوتا ہے۔ یہ قومی اخبار جس خلوص و قلب و صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت میں مصروف ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس لئے اپنی ترقی اشاعت کیلئے اس کی تمام امیدیں ہمدردان قوم ہی کی نظر کیمیا اثر سے وابستہ ہیں۔ بلاشبہ ایک ایسی اخبار کی معاونت اور اس کی ترقی میں سعی کرنا۔ گویا ایک قومی فرض سے سبکدوش ہونا اور اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے

والسلام

بندہ محمد یوسف عفی اللہ عنہ مالک و ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY
KHILAFAT LIBRARY

+ چاہیئے تو تھا کہ یکم اکتوبر کا پرچہ وی پی ہوتا چونکہ بعارضہ اشوب چشم کے باعث دو ماہ پرچہ بند رہا ہے اگرچہ اس کی کمی ایک ماہ میں ہی پوری کردی ہے تاہم ہم خریداروں سے سہولت [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

عبارت میں لطافت اور ایجاز اور زور کا بیان
پایا جاتا ہے۔ اور کس کی عبارت طرح طرح کے
شکوک اور شبہات میں ڈالتی ہے۔ اور فضول
اور طول طویل ہے اور آیات ممدوحہ یہ ہیں:-
اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ
سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموٰت وما فی
الارض ع۳ قل ھو اللہ احد۔ اللہ
الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ
کفوًا احد ع۳ لو کان فیھما آلھۃ الا
اللہ لفسدتا ما کان معہ من الٰہ اذا
لذھب کل الٰہ بما خلق ولعلی بعضھم علی
بعض قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ
فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا
تحویلا ع۱۵ قل ادعوا شرکاءکم ثم
کیدون فلا تنظرون ع۱۹۔ ان
ولی اللہ الذی نزل الکتٰب وھو
یتولی الصالحین والذین تدعون من
دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا
انفسھم ینصرون ع۹ تسبح لہ السموٰت
السبع والارض ومن فیھن وان من
شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون
تسبیحھم ع۱۵۔ قالوا اتخذ اللہ ولدا
سبحانہ ھو الغنی لہ ما فی السموٰت
وما فی الارض ان عندکم من سلطان
بھذا اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ع۱۳
انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون
لہ ولد لہ ما فی السموٰت وما فی الارض
وکفی باللہ وکیلا ع۶ ویجعلون للہ البنٰت
سبحانہ ولھم ما یشتھون ع۱۳۔ الکم
الذکر ولہ الانثی تلک اذا قسمۃ ضیزی
ع۷۔ یایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم
والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی
جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء و
انزل من السماء ماء فاخرج بہ من
الثمرٰت رزقا لکم فلا تجعلوا للہ اندادا
وانتم تعلمون ع۱ ھو الذی فی السماء
الٰہ وفی الارض الٰہ ع۲۵۔ ھو الاول
والاخر والظاھر والباطن لا تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار لیس کمثلہ شیء
وھو السمیع البصیر وخلق کل شیء فقدرہ
تقدیرا ع۱ لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ولہ
الحکم والیہ ترجعون ع۳۰ ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن
یشاء فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ع۱۶
لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ع۲
ولا تدع مع اللہ الٰھا اخر کل شیء ع۲۰
ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون
وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین
احسانا ع۱۵ وان جاھداک لتشرک
بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما ع۲۱۔ ان
یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو
وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء
قدیر وھو القاھر فوق عبادہ وھو
الحکیم الخبیر ع۱ لہ دعوۃ الحق والذین
یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم
بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ
فاہ وما ھو ببالغہ وما دعاء الکفرین
الا فی ضلال ع۱۳۔ من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم
وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من
علمہ الا بما شاء ع۳ وھم من خشیتہ
مشفقون وللہ الاسماء الحسنی
فادعوہ بھا وذروا الذین یلحدون فی
اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون ع۹
انما تعبدون من دون اللہ اوثانا و
تخلقون افکا ع۲۰ فاجتنبوا الرجس من
الاوثان واجتنبوا قول الزور ع۱۷۔ الھم
ارجل یمشون بھا ام لھم اید یبطشون
بھا ام لھم اعین یبصرون بھا ام لھم
اذان یسمعون بھا ع۹ ولا تسجدوا
للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی
خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون
ع۲۲ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک
القمر ولا اللیل سابق النھار وکل فی فلک
یسبحون ع۲۳۔ ان کل من فی السموٰت
والارض الا اتی الرحمٰن عبدا ومن
یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذٰلک نجزیہ
جھنم کذٰلک نجزی الظلمین ع۱۴ فامنوا
باللہ ورسولہ ولا تقولوا ثلثۃ انتھوا
خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد ع۶ یایھا
الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ۔ ان
الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا
ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب
شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب
والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان
اللہ لقوی عزیز ع۱۰۔ ان اتقوا اللہ
ع۲ وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا لہ
بنین وبنٰت بغیر علم سبحانہ و
تعالی عما یصفون ع۷ وقالت الیھود عزیر
ابن اللہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ
ذٰلک قولھم بافواھھم یضاھئون قول
الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یؤفکون
اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من
دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا
لیعبدوا الٰھا واحدا لا الٰہ الا ھو
سبحانہ عما یشرکون ع۱۱ ما کان للہ
ان یتخذ من ولد سبحانہ اذا قضی امرا
فانما یقول لہ کن فیکون ع۱۰۔ ان الذین

KHILAFAT LIBRARY

امنوا والذین ھادوا والصابئین والنصارےٰ والمجوس والذین اشرکوا ان اللہ یفصل بینھم یوم القیمۃ ان اللہ علیٰ کل شیٔ شھید ط الم تران اللہ یسجد لہٗ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدوآب وکثیرا من الناس وکثیرًا حق علیہ العذاب

ترجمہ { اللہ جو جامع الصفات کاملہ اور مستحق عبادت ہے اسکی } وجود بدیہی ثبوت ہے۔ کیونکہ وہ حی بالذات اور قائم بالذات ہے۔ بجز اس کے کوئی چیز حی بالذات اور قائم بالذات نہیں ہے یعنے اس چیز کے بغیر یہ صفت کسی چیز میں پائی نہیں جاتی کہ بغیر کسی علت موجدہ کے آپ ہی موجود اور قائم رہ سکے یا کہ اس عالم کی جو کمال حکمت اور ترتیب محکم اور موزون سے بنایا گیا ہے علت موجبہ ہو سکے اور یہ امر اس صانع عالم جامع صفات کاملہ کی ہستی کو ثابت کرنے والا ہے۔ تفصیل اس استدلال لطیف کی یہ ہے کہ یہ بات بہ ہدایت ثابت ہے کہ عالم کے اشیاء میں سے ہر یک موجود جو نظر آتا ہے اس کا وجود اور قیام نظرًا علیٰ ذاتہٖ ضروری نہیں زمین کروی الشکل ہے اور قطر اس کا بعض کے گمان کے موافق تخمیناً چار ہزار کوس پختہ ہے مگر اس بات پر کوئی دلیل قایم نہیں ہو سکتی۔ کہ کیوں یہی شکل اور یہی مقدار اس کے لئے ضروری ہے اور کیوں جایز نہیں کہ اس سے زیادہ اس سے کم ہو یا بر خلاف شکل حاصل کے کسی اور شکل سے متشکل ہو اور جب اس پر کوئی دلیل قایم نہ ہوئی۔ تو یہ شکل اور یہ مقدار جسکے مجموعہ کا نام وجود ہے زمین کے لئے ضروری نہ ہوا۔ اور علیٰ ہذا القیاس عالم کی تمام اشیاء کا وجود اور قیام غیر ضروری ٹھہرا اور صرف یہی بات نہیں کہ وجود ہر یک ممکن کا نظرًا علیٰ ذاتہٖ غیر ضروری ہے بلکہ بعض صورتیں ایسی نظر آتی ہیں۔ کہ اکثر چیزوں کے معدوم ہونے کے اسباب بھی قایم ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ چیزیں معدوم نہیں ہوتیں۔ مثلاً باوجود اس کے کہ سخت سخت قحط اور وبا پڑتی ہیں۔ مگر پھر بھی ابتداء زمانہ سے تخم ہر یک چیز کا بچتا چلا آیا ہے۔ حالانکہ عند العقل جائز بلکہ واجب تھا کہ ہزارہا شدائد اور حوادث میں سے جو ابتداء سے دنیا پر نازل ہوتی رہی کبھی کسی ایسی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شدت قحط کے وقت غلہ جو کہ خوراک انسان کی ہے بالکل مفقود ہو جاتا یا کوئی قسم غلہ کی مفقود ہو جاتی۔ یا کبھی شدت وبا کے وقت نوع انسان کا نام و نشان باقی رہتا یا کوئی اور انواع حیوانات میں سے مفقود ہو جاتے یا کبھی اتفاقی طور پر سورج یا چاند کی کل بگڑ جاتی۔ یا دوسری بے شمار چیزوں سے جو عالم کی درستی نظام کے لئے ضروری ہیں کسی چیز کے وجود میں خلل راہ پا جاتا۔ کیونکہ کروڑہا چیزوں کا اختلال اور فساد سے سالم رہنا اور کبھی ان پر آفت نازل نہ ہونا قیاس سے بعید ہے پس جو چیزیں نہ ضروری الوجود ہیں۔ نہ ضروری القیام بلکہ ان کا کبھی نہ کبھی بگڑ جانا ان کے باقی رہنے سے زیادہ تر قرین قیاس ہے ان پر کبھی زوال نہ آنا اور احسن طور پر یہ ترتیب محکم اور ترکیب ابلغ ان کا وجود اور قیام پایا جانا۔ اور کروڑہا ضروریات عالم میں سے کبھی کسی چیز کا مفقود نہ ہونا صریح اس بات پر نشان ہے کہ ان سب کے لئے ایک حی اور محافظ اور قیوم ہے جو جامع صفات کاملہ یعنے مدبر اور حکیم اور رحمان و رحیم اور اپنی ذات میں ازلی ابدی اور ہر یک نقصان سے پاک ہے۔ جس پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ اونگھ اور نیند سے بھی جو فی الجملہ موت سے مشابہ ہے پاک ہے۔ سو وہی ذات جامعہ صفات کاملہ ہے جس نے اس عالم امکانی کو بر عایت کمال حکمت و موزونیت وجود عطا کیا۔ اور ہستی کو نیستی پر ترجیح بخشی اور وہی بوجہ اپنی کمالیت اور خالقیت اور ربوبیت اور قیومیت کے مستحق عبادت ہے یہانتک تو ترجمہ اس آیت کا ہوا +

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہٗ سنۃ ولا نوم لہٗ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض

اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے اس آیت میں وجود صانع پر دلیل بیان فرمائی ہے اور کسقدر تھوڑے لفظوں میں معانی کثیر اور لطائف حکمیہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے اور ما فی السمٰوٰت وما فی الارض کے لئے ایسی محکم دلیل ہے۔ وجود ایک خالق کامل الصفات کا ثابت کر دکھایا ہے۔ جس کے کامل اور محیط بیان کے برابر کسی حکیم نے آجتک کوئی تقریر بیان نہیں کی۔ بلکہ حکماء ناقص الفہم نے ارواح اور اجسام کو حادث ہی نہیں سمجھا۔ اور اس کے راز دقیق سے بے خبر رہے کہ حیات حقیقی ہستی حقیقی و قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلم ہے۔ یہ عمیق معرفت اسی آیت سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ جس میں خدا نے فرمایا کہ حقیقی طور پر زندگی اور بقا زندگی صرف اللہ تعالےٰ کیلئے حاصل ہے۔ جو جامع صفات کاملہ ہے اس لئے بغیر کسی دوسری چیز کو وجود حقیقی اور قیام حقیقی حاصل نہیں اور اسی بات کو صانع عالم کی ضرورت کے لئے دلیل ٹھہرایا۔ اور فرمایا۔ لہٗ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض یعنے جبکہ عالم کیلئے نہ حیات حقیقی حاصل ہے نہ قیام حقیقی تو بالضرور اس کو ایک علت موجبہ کی حاجت ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس کو حیات اور قیام حاصل ہوا۔ اور ضرور ہے کہ ایسی علت موجبہ جامعہ صفات کاملہ اور مدبر بالارادہ اور حکیم اور عالم الغیب ہو تو سو وہی اللہ ہے کیونکہ اللہ بموجب اصطلاح قرآن شریف کے اس ذات کا نام ہے جو مستجمع کمالات تامہ ہے اسی وجہ سے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ کے اسم کو جمیع صفات کاملہ کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ اور جا بجا فرمایا ہے کہ اللہ وہ ہے جو رب العلمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مدبر الارادہ ہے حکیم ہے

KHILAFAT LIBRARY

عالم الغیب ہے قادر مطلق ہے ازلی ابدی ہے وغیرہ وغیرہ تو یہ قرآن شریف کی ایک اصطلاح ٹھہر گئی ہے کہ اللہ ایک ذات جامع جمیع صفات کاملہ کا نام ہے اسی جہت سے اس آیت کے سر پر بھی اللہ کا اسم لائے اور فرمایا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یعنے اس عالم بے ثبات کا قیوم ذات جامع الکمالات ہے یہ اس بات کیطرف اشارہ فرمایا کہ یہ عالم جس ترتیب محکم اور ترکیب ابلغ سے موجود اور مترتب ہے اس کیلئے یہ گمان کرنا باطل ہے کہ انہیں چیزوں میں سے بعض چیزیں بعض کیلئے علت موجبہ ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اس حکیمانہ کام کیلئے جو سراسر حکمت سے بھرا ہوا ہے ایک ایسے صانع کی ضرورت ہے جو اپنی ذات میں مدبر بالارادہ اور حکیم و علیم اور رحیم اور غیر فانی۔ اور تمام صفات کاملہ سے متصف ہو تو وہی اللہ ہے۔ جس کو اپنی ذات میں کمال تام حاصل ہے پھر بعد ثبوت وجود صانع عالم کے طالب حق کو اس بات کا سمجھانا ضروری تھا کہ وہ صانع ہر ایک طور کی شرکت سے پاک ہے۔ سو اس کی طرف اشارہ فرمایا قل ھو اللہ احد اللہ الصمد الخ اس اقل عبارت کو جو بقدر ایک سطر بھی نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر ایک قسم کی شراکت سے وجود حضرت باری کا منزہ ہونا بیان فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے۔ اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔ سو اس سورہ میں ان چار قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھولکر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنے اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے۔ اور بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں۔ جو اسکیطرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لم یلد ہے یعنے اسکا کوئی باپ نہیں۔

تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا شریک بنجائے۔ اور وہ لم یکن لہ کفوا ہے۔ یعنے اس کے کاموں میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ تا باعتبار فعل کے اس کا شریک قرار پاوے سو اس طور سے ظاہر فرمایا کہ خدا تعالےٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزہ ہے۔ اور واحدہٗ لاشریک ہےنے پر ایک عقلی دلیل بیان فرمائی۔ اور کہا۔ لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا و ما کان معہٗ من الٰہ یعنے اگر زمین و آسمان میں بجز اس ایک ذات جامع صفات کاملہ کے کوئی اور بھی خدا ہوتا۔ تو وہ دونوں بگڑ جاتے۔ کیونکہ ضرور تھا کہ کبھی وہ جماعت خداؤں کی ایک دوسرے کے برخلاف کام کرتے۔ پس اسی جھوٹ اور اختلاف سے عالم میں فساد راہ پاتا۔ اور نیز الگ الگ خالق ہوتے تو ہر واحد ان میں سے اپنی ہی مخلوق کی بھلائی چاہتا۔ اور ان کے ارام کے لئے دوسروں کو برباد کرنا روا رکھتا۔ پس یہ بھی موجب فساد عالم ٹھہرتا یہانتک تو دلیل لمی سے خدا کا وحدہٗ لاشریک ہونا ثابت کیا پھر بعد اس کے خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر دلیل انیّ بیان فرمائی۔ اور کہا۔ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہٖ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا الخ یعنے مشرکین اور منکرین وجود حضرت باری کو کہہ کہ اگر خدا کے کارخانہ میں کوئی اور لوگ بھی شریک ہیں یا اسباب موجودہ ہی کافی ہیں تو اس وقت کہ تم اسلام کے دلائل حقیقت اور اس کی شوکت اور قوت کے مقابل پر مقہور ہو رہے ہو ان کے اپنے شرکاء کو مدد کیلئے بلاؤ اور یاد رکھو کہ وہ ہرگز تمہاری مشکل کشائی نہ کریں گے اور نہ بلا کو تمہارے سر پر سے ٹال سکیں گے اے رسول ان مشرکین کو کہہ کہ تم اپنے شرکاء کو جن کی پرستش کرتے ہو میرے مقابلہ پر بلاؤ۔ اور جو تدبیر میرے مغلوب کرنے کیلئے کر سکتے ہو۔

وہ سب تدبیریں کرو۔ اور مجھے ذرا مہلت مت دو۔ اور یہ بات سمجھ رکھو کہ میرا حامی اور ناصر اور کارساز وہ خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور وہ اپنے سچے اور صالح رسولوں کی آپ کارسازی کرتا ہے مگر جن چیزوں کو تم لوگ اپنی مدد کیلئے پکارتے ہو وہ ممکن نہیں ہے جو تمہاری مدد کر سکیں اور نہ کچھ اپنی مدد کر سکتے ہیں پھر بعد اُس کے خدا کا ہر ایک نقصان اور عیب سے پاک ہونا قانون قدرت کے رو سے ثابت کیا اور فرمایا تسبح لہ السمٰوٰت السبع والارض ومن فیھن الخ یعنے ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے خدا کی تقدیس کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز نہیں جو اس کی تقدیس نہیں کرتی پر تم ان کی تقدیسوں کو سمجھتے نہیں۔ یعنے زمین آسمان پر نظر غور کرنے سے خدا کا کامل اور مقدس ہونا اور بیٹوں اور شریکوں سے پاک ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ مگر ان کے لئے جو کچھ سمجھ رکھتے ہیں۔ پھر بعد اس کے جزئی طور پر مخلوق پرستوں کو ملزم کیا اور ان کا خطا پر ہونا ظاہر فرمایا اور کہا قالوا اتخذ اللہ ولدًا سبحانہٗ ھو الغنی الخ یعنے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا بیٹا رکھتا ہے حالانکہ بیٹے کا محتاج ہونا ایک نقصان ہے۔ اور خدا ہر ایک نقصان سے پاک ہے وہ تو غنی اور بے نیاز ہے۔ جس کو کسی کی حاجت نہیں۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ سب اُسی کا ہے۔ کیا تم خدا پر ایسا بہتان لگاتے ہو۔ جسکی تائید میں تمہارے پاس کسی نوع کا علم نہیں خدا کیوں بیٹوں کا محتاج ہونے لگا۔ وہ کامل ہے۔ اور فرائض الوہیت کے ادا کرنے کے لئے وہی اکیلا کافی ہے۔ کسی اور منصوبہ کی حاجت نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا بیٹیاں رکھتا ہے حالانکہ وہ ان سب نقصانوں سے پاک ہے کیا تمہارے لئے بیٹے اور اس کے لئے بیٹیاں یہ تو ٹھیک تقسیم نہ ہوئی۔ اے لوگو! تم اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی پرستش کرو۔ جس نے تم کو اور

KHILAFAT LIBRARY

تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔ چاہیئے کہ تم اُس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی اوتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں پیدا کئے سو تم دیدہ و دانستہ انہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ۔ جو تمہارے لئے بنائی گئی ہیں۔ خدا ایک ہے جسکا کوئی شریک نہیں وہی آسمان میں خدا ہے اور وہی زمین میں خدا وہی اول ہے اور وہی آخر وہی ظاہر و باطن۔ ہماری آنکھیں اس کی کنہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں۔ اور اسکو ہماری آنکھوں کی کنہ معلوم ہے وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر ایک چیز کو ایک اندازہ مقرری میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے جس سے وجود اس ایک فاطر در محدود کا ثابت ہوتا ہے اسکے لئے تمام محامد ثابت ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اُسی کے ہاتھ میں ہر یک حکم ہے۔ اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے۔ خدا ہر ایک گناہ کو بخش دیگا۔ جس کے لئے چاہے گا۔ پر شرک کو ہرگز نہیں بخشیگا سو جو شخص خدا تعالےٰ کی ملاقات کا طالب ہے اُسے لازم ہے کہ ایسا عمل اختیار کرے جس میں کسی نوع کا فساد نہ ہو اور نہ کسی چیز کو خدا کی بندگی میں شریک کرے تو خدا کے ساتھ کسی چیز کو ہرگز شریک نہ ٹھہراؤ۔ خدا کا شریک ٹھہرانا سخت ظلم ہے تو بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگ۔ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اسی کی ذات باقی رہجائے گی۔ اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور وہی تمہارا مرجع ہے۔ تیرے خدا نے یہ چاہا ہے کہ تو فقط اسی کی بندگی کر اور اپنے ماں باپ سے احسان کرتا رہ اور اگر تجھے اسبات کیطرف بہکاویں کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراوے تو ان کا کہا مت مان۔ اگر تجھے کوئی

تکلیف پہونچے۔ تو بجز خدا اور کوئی تیرا یار نہیں۔ کہ اس تکلیف کو دور کرے اور اگر تجھے کچھ بھلائی پہونچے تو ہر یک بھلائی کے پہونچانے پر خدا ہی قادر ہے۔ کوئی دوسرا نہیں اسی کا تمام بندوں پر تصرف اور تسلط ہے اور وہی صاحب حکمت کاملہ اور ہر یک چیز کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ تمام حاجتوں کو اس سے مانگنا چاہیئے اور جو لوگ بجز اس کے اور اور چیزوں سے اپنی حاجت مانگتے ہیں۔ وہ چیزیں ان کی دعاؤں کا کچھ جواب نہیں دیتیں۔ ایسے لوگوں کی یہ مثال ہے جیسے کوئی پانی کیطرف دونوں ہاتھ پھیلا کر کہے کہ اے پانی میرے منہ میں آجا۔ سو ظاہر ہے کہ پانی میں یہ طاقت نہیں کہ کسی کی آواز سنے۔ اور خود بخود اس کے منہ میں پہونچ جائے۔ اسی طرح مشرک لوگ بھی اپنے معبودوں سے عبث طور پر مدد طلب کرتے ہیں۔ جبر کوئی تائید مترتب نہیں ہو سکتا۔ گو کوئی مقرب الٰہی ہو۔ مگر کسی کی مجال نہیں کہ خواہ نخواہ سفارش کر کے کسی مجرم کو رہا کرا دے خدا کا علم اُن کے پیش و پس پر محیط ہو رہا ہے۔ اور ان کو خدا کے علوم سے صرف اسی قدر اطلاع ہوتی ہے جن باتوں پر وہ آپ مطلع کرے۔ اس سے زیادہ نہیں اور وہ خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے تمام کامل نام اسی سے مخصوص ہیں۔ اور ان میں شرکت غیر کی جائز نہیں سو خدا کو انہیں ناموں سے پکارو جو بلا شرکت غیری ہیں یعنے نہ مخلوقات ارضی و سماوی کے نام خدا کے لئے وضع کرو۔ اور نہ خدا کے نام مخلوق چیزوں پر اطلاق کرو۔ اور ان لوگوں سے جدا رہو۔ جو کہ خدا کے ناموں میں شرکت غیر جائز رکھتے ہیں عنقریب وہ اپنے کاموں کا بدلہ پائیں گے۔ تم اے مشرکو بجز خدا کے صرف بیجان بتوں کی پرستش کرتے ہو اور سراسر جھوٹ بہ جم رہے ہو سو اس پلیدی سے جو بت ہیں پرہیز کرو۔ اور

دروغگوئی سے باز آؤ۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جنسے وہ چلتے ہیں۔ کیا ان کے ہاتھ ہیں جنسے وہ پکڑتے ہیں۔ کیا ان کی آنکھیں ہیں جنسے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا اُن کے کان ہیں جنسے وہ سنتے ہیں اور تم سورج اور چاند کو بھی مت سجدہ کرو۔ جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر حقیقی طور پر خدا کے پرستار ہو تو اسی خالق کی پرستش کرو نہ مخلوق کی سورج کو یہ طاقت نہیں کہ چاند کی جگہ پہونچ جائے اور نہ رات دن پر سبقت کر سکتی ہے۔ کوئی ستارہ اپنے فلک مقرری سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ زمین و آسمان میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو مخلوق اور بندہ خدا ہونے سے باہر ہو۔ اور اگر کوئی کہے کہ میں بھی بمقابلہ خدا تعالےٰ ایک خدا ہوں۔ تو ایسے شخص کو ہم واصل جہنم کریں اور ظالموں کو ہم یہی سزا دیا کرتے ہیں۔ سو تم خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ۔ اور یہ مت کہو کہ تین ہیں باز آجاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اے لوگو! ایک مثال ہے تم غور کر کے سنو۔ جن چیزوں سے تم مرادیں مانگتے ہو۔ وہ چیزیں تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو اس سے چھڑا نہیں سکتیں۔ طالب بھی ضعیف ہیں اور مطلوب بھی ضعیف یعنی مخلوق چیزوں سے مرادیں مانگنے والے ضعیف العقل ہیں۔ اور مخلوق چیزیں جو معبود ٹھہرائی گئی ہیں وہ ضعیف القدرت ہیں۔ مشرک لوگوں نے جیسا چاہیئے تھا خدا کو شناخت نہیں کیا وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا خدا کا کارخانہ بلا دوسرے شرکاء کے چل نہیں سکتا۔ حالانکہ اپنی ذات میں صاحب قوت تامہ اور غلبہ کاملہ ہے تمام قوتیں اسی کے لئے خاص ہیں اور مشرک لوگ ایسے نادان ہیں کہ جنات کو خدا کا شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ اور اس کے لئے بغیر کسی علم اور اطلاع حقیقت حال کے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں۔ اور یہود کہتے ہیں عزیر خدا کا بیٹا ہے۔ اور نصاریٰ مسیحؑ کو

خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ یہ سب ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ جنکی صداقت پر کوئی حجت قائم نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف پہلے زمانے کے مشرکوں کی ریس کر رہے ہیں۔ ملعونوں نے سچائی کا راستہ کیسے چھوڑ دیا ہے اپنے فقیہوں اور درویشوں اور مریم کے بیٹے کو خدا ٹھہرا لیا ہے حالانکہ حکم یہ تہا کہ فقط خدائے وحد کی پرستش کرو۔ خدا اپنی ذات میں کامل ہے اس کو کچھہ حاجت نہیں کہ بیٹا بنا دے کونسی کسر اس کی ذات پاک میں رہ گئی تہی جو بیٹے کے وجود سے پوری ہو گئی۔ اور اگر کوئی کسر نہیں تہی تو پھر کیا بیٹا بنانے میں خدا ایک فضول حرکت کرتا۔ جس کی اس کو کچھہ ضرورت نہ تھی۔ وہ ہر یک عبث کام اور ہر ایک حالت ناتمام سے پاک ہے۔ جب کسی بات کو کہتا ہے ہو۔ تو ہو جاتی ہے۔ اہل اسلام جو ایمان لائے ہیں جنہوں نے توحید خالص اختیار کی۔ اور یہود جنہوں نے اولیا اور انبیاء کو اپنا قاضی الحاجات ٹھہرا دیا۔ اور مخلوق چیزوں کو کار خانہ خدائی میں شریک مقرر کیا۔ اور صائبین جو ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور نصاری جنہوں نے مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے اور مجوس جو آگ اور سورج کے پرستار ہیں۔ اور باقی تمام مشرک جو طرح طرح کے شرک میں گرفتار ہیں۔ خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا۔ خدا ہر ایک چیز پر شاہد ہے اور خود مخلوق پرستوں کا باطل پر ہونا کوئی پوشیدہ بات نہیں یہ امر نہایت بدیہی ہے۔ اور ہر یک شخص ذاتی توجہ سے دیکھہ سکتا ہے جو کچھہ آسمان اور زمین میں اجرام فلکی اور اجسام ارضی و نباتات اور جمادات اور حیوانات اور عناصر اور چاند اور سورج اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور طرح طرح کے جاندار اور انسان ہیں۔ جنکی مشرک لوگ پوجا کرتے ہیں۔ یہ سب چیزیں خدا کو سجدہ کرتی ہیں یعنی اپنی ہستی اور بقا اور وجود میں ان کی محتاج پڑی ہوئی ہیں اور یہ تذلل تمام اسی کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ اور ایک دم اس سے بے نیاز نہیں۔ پس انہیں چیزوں سے جو آپ ہی حاجتمند ہیں حاجتیں مانگنا صریح گمراہی ہے اور بعض انسان جو سرکش ہو جاتے ہیں۔ وہ بہی تذلل سے خالی نہیں۔ کیونکہ اسی دنیا میں طرح طرح کے آلام اور اسقام اور انکار اور ہموم کا عذاب اپنر نازل ہوتا رہتا ہے اور آخرت کا عذاب بہی ان کے لئے تیار ہے۔ پھر بجز خدا کے کونسی چیز ہے جس کے وجود پر نظر کرنے سے صفت غنی اور بے نیاز ہونے کی اس میں پائی جاتی ہے تا کوئی اس کو اپنا معبود ٹھہرا دے اور جبکہ کوئی چیز بجز خدا کے غنی اور بے نیاز نہیں تو تمام مخلوق پرستوں کا باطل پر ہونا ثابت ہے۔ یہ چند آیات قرآن شریف ہیں جن کو رگوید کی طول طویل شرتیوں کے مقابلہ پر ہمنے اس جگہ بیان کیا ہے۔ اب ویدکی شرتیوں میں جسقدر بیفایدہ طوالت و فضول تقریر اور بے سر و پا اور دہوکہ دینے والا مضمون اور غیر معقول باتیں ہیں بمقابلہ اس کے دیکھنا چاہیئے کہ کیونکر قرآن شریف کی آیات میں بکمال ایجاز و لطافت توحید کے ایک عظیم الشان دریا کو معہ دلائل عقلیہ و براہین فلسفیہ اقل قلیل الفاظ میں بھر دیا ہے۔ اور کیونکر مدلل اور موجز عبارت میں تمام ضروریات توحید کا ثبوت دیکر طالبین حق پر معرفت الہی کا دروازہ کھولدیا ہے۔ اور کیونکر ہر یک آیت اپنے پر زور بیان سے مستعد دلوں پر پورا اثر ڈال رہی ہے اور اندرونی تاریکیوں کو دور کرنے کیلئے اعلے درجہ کی روشنی دکھلا رہی ہے۔ اسی جگہ سے دانا آدمی سمجھہ سکتا ہے کہ کس کتاب میں بلاغت اور خوش بیانی اور زور تقریر پایا جاتا ہے۔ اور کونسی کتاب کلام بلیغ اور فصیح سے محروم ہے۔ نیک دل اور منصف انسان جب بہ نیت مقابلہ و موازنہ وید اور قرآن شریف کی عبارت پر نظر ڈالے گا تو اسی فی الفور یہ دکھائی دیگا کہ وید اپنی عبارت میں ایسا کچا اور ناتمام ہے کہ پڑہنے والے کے دل میں طرح طرح کے شکوک پیدا کرتا ہے اور خدا تعالے کی نسبت انواع و اقسام کی بدگمانیوں میں ڈالتا ہے۔ اور کسی جگہ اپنے دعوے کو طاقت بیانی سے واضح کرکے نہیں دکہلاتا۔ اور نہ پایۂ ثبوت تک پہونچاتا ہے بلکہ یہ خود معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ اسکا دعوے کیا ہے اور اگر کچھہ معلوم بہی ہوتا ہے۔ تو بس یہی کہ اگنی اور سورج اور اندر وغیرہ کی پرستش کرانا چاہتا ہے اور اس پر بھی کوئی حجت اور دلیل پیش نہیں کرتا۔ کہ کب سے اور کیونکر ان چیزوں کو خدا کا مرتبہ حاصل ہو گیا۔ اور پھر باوجود اس مہمل بیانی کے چاروں وید اسقدر لمبی اور طول طویل عبارت میں لکھے گئے ہیں جنکا مطالعہ شاید کوئی بڑا محنتی آدمی بشرطیکہ اس کی عمر بھی دراز ہو کر سکے اور بمقابلہ اس کے جب منصف آدمی قرآن شریف کو دیکھے تو فی الفور اسے معلوم ہوگا۔ کہ قرآن شریف میں ایجاز کلام اور اقل و دل بیان میں جو لازمہ ضروریہ بلاغت ہے وہ کمال دکہلایا ہے کہ وہ باوجود احاطہ جمیع ضروریات دین اور استیفا تمام دلائل و براہین کے اسقدر حجم میں قلیل المقدار ہے کہ انسان صرف تین چار پہر کے عرصہ میں ابتدا سے انتہا تک بفراغ خاطر اسکو پڑھ سکتا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ بلاغت قرآنی کسقدر بہارا معجزہ ہے کہ علم کے ایک بحر ذخار کو تین چار جزو میں لپیٹ کر دکہلا دیا ہے اور حکمت کے ایک جہان کو صرف چند صفحات میں بہر دیا ہے کیا کبہی کسی نے دیکہا یا سُنا کہ اسقدر قلیل الحجم کتاب تمام زمانہ کی صداقتوں پر مشتمل ہو۔ کیا عقل کسی عاقل کی انسان کے لئے یہ مرتبہ عالیہ تجویز کر سکتی ہے کہ تہوڑے سے لفظوں میں ایک دنیا حکمت کا بہر دے جس سے علم دین کی کوئی صداقت باہر نہ ہو۔ یہ واقعی اور سچی باتیں ہیں۔ جن کو ہم لکھتے ہیں جسے انکار ہو وہ بمقابلہ ہمارے امتحان کر لے۔

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وید کا کلام۔ ایک۔ اور ضروری نشانی سے جو کلام الٰہی کے لئے لابدی ولازمی ہے خالی ہے اور وہ یہ ہے کہ وید میں پیشگوئیوں کا نام ونشان نہیں۔ اور وید ہرگز اخبار غیبیہ پر مشتمل نہیں ہے۔ حالانکہ جو کتاب خدا کا کلام کہلاتی ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ خدا کے انوار اس میں ظاہر ہوں یعنے جیسے خدا تعالےٰ عالم الغیب اور قادر مطلق بے مثل و بے ہمتا ہے ویسا ہی لازم ہے کہ اس کا کلام جو اس کی صفات کاملہ کا آئینہ ہے صفات مذکورہ کو اپنی صورت حالی میں ثابت کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ خدا کے کلام سے یہی علت غائی ہے کہ تا کہ اس کے ذریعہ سے کامل طور پر خدا کی ذات اور صفات کا علم حاصل ہو اور تا انسان وجوہات قیاسی سے ترقی کر کے عین الیقین بلکہ حق الیقین کے درجہ تک پہونچ جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مرتبہ علمی تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب خدا کا کلام طالب حقیقت کو صرف عقل کے حوالہ نہ کرے بلکہ اپنی ذاتی تجلیات سے ہر ایک عقدہ کو کھولدے مثلاً بہت سی پیشگوئیاں۔ اور اخبار غیبیہ بیان کر کے اور پھر انکا پورا ہونا دکھلا کے صفت عالم الغیبی کی جو خدا تعالےٰ میں پائی جاتی ہے۔ طالب حق پر ثابت کرے علےٰ ہذا القیاس اپنے تابعین کو پوری پوری مدد کا وعدہ دیکر اور پھر ان وعدوں کو پورا کر کے اپنا قادر اور صادق اور ناصر ہونا بہ پایہ ثبوت پہونچادے۔ لیکن ان باتوں میں سے وید میں کوی بھی نہیں۔ بشرطیکہ کوئی انصاف پر آوے۔ اور غور اور فکر سے نگاہ کرے تو اس پر ظاہر ہو گا۔ کہ وید میں ان نشانیوں میں سے کوئی نشانی پائی نہیں جاتی۔ اور جس تکمیل علمی کے لئے کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اس تکمیل کا سامان وید کے پاس موجود نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جسقدر عقلی طور پر ایک عقلمند آدمی معرفت الٰہی کیلئے سامان تیار کرتا ہے اور حتی الوسع والطاقت اپنے قدم کو غلطی اور خطا سے بچاتا ہے۔ وہ مرتبہ بھی وید کو حاصل نہیں اور وید کے اصول ایسے فاسد اور بدیہی البطلان ہیں۔ کہ دس برس کا بچہ بھی بشرطیکہ تعصب اور ضد نہ کرے اُن کی غلطی اور بیراہی پر شہادت دیسکتا ہے۔

پھر یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جن روحانی تاثیرات پر فرقان مجید مشتمل ہے اُن سے بھی وید بکلی محروم اور تہیدست ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ فرقان مجید باوجود ان تمام کمالات بلاغت و فصاحت و احاطہ حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابل خطاب حضرت عزت بنا دیتا ہے۔ اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے اور وہ فیوض غیبی اور تائیدات لاریبی اس کے شامل حال کر دیتا ہے کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں۔ اور حضرت احدیت کیطرف سے وہ عزیز اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے جس سے اسپر دمبدم کھلجاتا ہے۔ کہ وہ فرقان مجید کی سچی متابعت سے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے ان مقامات تک پہونچایا گیا ہے کہ جو محبوبان الٰہی کیلئے خاص ہیں۔ اور ان ربّانی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب ہو گیا ہے جینے وہ کامل ایماندار بہرہ یاب تھے جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور نہ صرف مقال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر بھی ان تمام محبتوں کا ایک صافی چشمہ اپنے پر صدق دل میں بہتا ہوا دیکھتا ہے اور ایک ایسی کیفیت تعلق باللہ کی اپنے منشرح سینہ میں ہے اور انوار الٰہی کو اپنے نفس پر بارش کیطرح برستے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ انوار کبھی اخبار غیبیہ کے رنگ میں اور کبھی علوم و معارف کی صورت میں اور کبھی اخلاق فاضلہ کے پیرایہ میں اسپر اپنا پرتوہ ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ تاثیرات قرآن مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔ اور جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتی تھے۔ متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہونچ چکے ہیں۔ اور پہونچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان پہ پے در پے اور علے الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ منظور ان نظر اس احدیت سے ہیں۔ جنپر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعامات خارق عادات سے سرفراز ہیں اور کرامات عجیب اور غریب سے ممتاز ہیں۔ اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں۔ اور مقبولیت کے فخر سے متفخر ہیں اور قادر مطلق کا نور اُن کی صحبت میں ان کی توجہ میں۔ ان کی ہمت میں ان کی دعایں ان کی نظر میں۔ ان کے اخلاق میں۔ ان کی طرز معاشرت میں۔ ان کی خوشنودی میں۔ اُن کے غضب میں۔ ان کی رغبت میں۔ ان کی نفرت میں۔ ان کی حرکت میں۔ ان کے سکون میں۔ اُن کے نطق میں۔ ان کی خاموشی میں۔ ان کے ظاہر میں۔ ان کے باطن میں۔ ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے فیض محبّت اور ارتباط

KHILAFAT LIBRARY

اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کہ جو ریاضات شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور ان کی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے اور ایک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شوریدگی اور امارگی نفس کی زور نکلی ہونے لگتی ہے اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہو جاتی ہے اور بقدر استعداد اور مناسبت ذوق ایمانی جوش مارتا ہے۔ اور انس اور شوق ظاہر ہوتا ہے اور لذت اذکار اللہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور ان کی صحت طویا سے بفراغت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی باتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں اور توجہ الی اللہ میں اور محبت الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد اور دعا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبہ پر ہیں جس کی نظیر دنیا میں دیکھی نہیں ہو گی۔ اور عقل سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیر اُن کے پاؤں سے اتارے گئے ہیں۔ جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینے دور کیا گیا ہے۔ جس کے باعث سے دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں ایسا ہی وہ لوگ تحدیث اور مکالمات حضرت احدیت سے بکثرت مشرف ہوتے ہیں اور متواتر اور دائمی خطابات کے قابل ٹھہر جاتے ہیں۔ اور حق جل وعلا اور اس کے مستعد بندوں میں ارشاد اور ہدایت کے لئے واسطہ گردانے جاتے ہیں۔ انکی نورانیت دوسرے دلوں کو منور کر دیتی ہے۔ اور جیسے موسم بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان کے ظہور سے فطرتی نور طبائع سلیمہ میں جوش مارتے ہیں اور خود بخود ہر یک سعید کا دل یہی چاہتا ہے کہ اپنی سعادتمندی کی استعدادوں کو بکوشش تمام منصۂ ظہور میں لائے اور خواب غفلت کے پردوں سے خلاصی پا دے اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے سو ان کے مبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے۔ اور اس قسم کا انتشار نورانیت ہو جاتا ہے کہ ہر یک مومن اور طالب حق بقدر طاقت ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشرح اور شوق دینداری کا پاتا ہے اور ہمت کو زیادت اور قوت میں دیکھتا ہے غرض ان کے اس عطر لطیف جو ان کو کامل متابعت کی برکت سے حاصل ہوا ہے ہر یک مخلص کو بقدر اپنے اخلاص کے حظ پہونچتا ہے ہاں جو لوگ شقی ازلی ہیں وہ اس سے کچھ حصہ نہیں پاتے۔ بلکہ اور بھی عناد اور حسد اور شقاوت میں بڑھ کر ہاویہ جہنم میں گرتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ختم اللہ علی قلوبھم پھر ہم اسی مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی غرض سے دوسرے لفظوں میں دوہرا کر یہ تفصیل لکھتے ہیں۔ کہ تبعین قرآن شریف کو جو انعامات ملتے ہیں اور جو مواہب خاصہ ان کے نصیب ہوتے ہیں اگرچہ وہ بیان اور تقریر سے خارج ہیں۔ مگر ان میں سے کئی ایک ایسے انعامات عظیمہ ہیں۔ جن کو اس جگہ مفصل طور پر بغرض ہدایت طالبین بطور نمونہ لکھنا قرین مصلحت ہے چنانچہ وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔"

ازاں جملہ علوم و معارف ہیں جو کامل متبعین کو خوان نعمت فرقانی سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب انسان فرقان مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر اور نہی کے بکلی حوالہ کر دیتا ہے اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے۔ اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتے۔ تب اس کی نظر اور فکر کو حضرت فیاض مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے۔ جس سے عجیب و غریب لطایف اور نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ ہیں۔ اس پر کھلتے ہیں اور ابر نیساں کے رنگ میں معارف دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں وہی معارف دقیقہ ہیں۔ جنکو قرآن مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ یعنے خدا جسکو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دیگئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پالیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحر محیط کے رنگ میں ہیں جو کلام الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقایق حقہ ان کے نفس آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں۔ اور کامل صداقتیں اُن پر منکشف ہوتی رہتی ہیں اور تائیدات الٰہیہ ہر یک تحقیق و تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان ان کے لئے میسر کر دیتی ہے جس سے بیان انکا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا۔ اور نہ کچھ غلطی واقع ہوتی ہے۔ سو جو علوم معارف و دقایق و حقایق و لطایف و نکات و ادلہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں۔ وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے مرتبہ کامل پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جسکا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائید صمدی ان کے پیش رو ہوتی ہے اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوار قرآنی انپر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دود آمیز روشنی سے

KHILAFAT LIBRARY

کھل نہیں سکتے - اور یہ علوم و معارف جو ان کو عطا ہوتے ہیں جنمیں ذات اور صفات الٰہی کے متعلق اور عالم معاد کی نسبت لطیف اور باریک باتیں اور نہایت عمیق حقیقتیں اُن پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ایک روحانی خوارق ہیں جو بالغ نظروں کی نگاہوں جسمانی خوارق سے اعلےٰ اور لطیف ہیں بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ عارفین اور اہل اللہ کا قدر و منزلت دانشمندوں کی نظر میں انہیں خوارق سے معلوم ہوتا ہے - اور وہی خوارق) انکی منزلت عالیہ کی زینت اور آرائش اور ان کے چہرہ صلاحیت کی زیبائی اور خوبصورتی ہیں - کیونکہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ علوم و معارف حقّہ کی ہیبت سب سے زیادہ اس پر اثر ڈالتی ہے - اور صداقت اور معرفت ہر یک چیز سے زیادہ اس کو پیاری ہے - اور اگر ایک زاہد عابد ایسا فرض کیا جائے کہ صاحب مکاشفات ہے - اور اخبار غیبیہ بھی اُسے معلوم ہوتے ہیں - اور ریاضات شاقہ بھی بجالاتا ہے - اور کئی اور قسم کے خوارق بھی اس سے ظہور میں آتے ہیں مگر علم الٰہی کے بارہ میں سخت جاہل ہے - یہانتک کہ حق اور باطل میں تمیز ہی نہیں کر سکتا - بلکہ خیالات فاسدہ میں گرفتار اور عقاید غیر صحیحہ میں مبتلا ہے ہر ایک بات میں خام اور ہر ایک رائے میں فاش غلطی کرتا ہے - تو ایسا شخص طبایع کی نظر میں نہایت حقیر اور ذلیل معلوم ہوگا - اس کی یہی وجہ ہے کہ جس شخص سے دانا انسان کو جہالت کی بدبو آتی ہے - اور کوئی احمقانہ کلمہ اس کے منہ سے سُن لیتا ہے تو فی الفور اس کی طرف سے دل متنفر ہو جاتا ہے اور پھر وہ شخص عاقل کی نظر میں کسی طرح سے قابل تعظیم نہیں ٹھہر سکتا - اور گو کیسا ہی زاہد عابد کیوں نہ ہو - کچھ حقیر سا معلوم ہوتا ہے - پس انسان

کی فطرتی عادت سے ظاہر ہے کہ خوارق روحانی یعنے علوم و معارف اس کی نظر میں اہل اللہ کے لئے شرط لازمی اور اکابر دین کی شناخت کے لئے علامات خاصہ اور ضروریہ ہیں - پس یہ علامتیں فرقان شریف کی کامل تابعین کو اکمل اور اتم طور پر عطا ہوتی ہیں - اور باوجودیکہ ان میں اکثروں کی سرشت پر اُمیّت غالب ہوتی ہے اور علوم رسمیّہ کو باستیفا حاصل نہیں کیا ہوتا - لیکن نکات اور لطایف علم الٰہی میں اس قدر اپنے ہمعصروں سے سبقت لیجاتے ہیں - کہ بسا اوقات بڑے بڑے مخالف اُن کی تقریروں کو سُن کر یا ان کی تحریروں کو پڑھکر اور دریائے حیرت میں پڑکر بلا اختیار بول اُٹھتے ہیں - کہ ان کے علوم و معارف ایک دوسرے عالم سے ہیں جو تائیدات الٰہی کے رنگ خاص میں رنگین ہیں - اور اس کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ اگر کوئی منکر بطور مقابلہ کے الٰہیات کے مباحث میں سے کسی بحث میں ان کی محققانہ اور عارفانہ تقریروں کے ساتھ کسی تقریر کا مقابلہ کرنا چاہیئے - تو آخیر بر شرط انصاف و دیانت اس کو قرار کرنا پڑے گا - کہ صداقت حقّہ اسی تقریر میں تھی جو اُن کے مُنہ سے نکلی تھی - اور جیسے جیسے بحث عمیق ہوتی جائے گی - بہت سے لطیف اور دقیق براہین ایسے نکلتے آئیں گے - جنسے روز روشن کیطرح ان کا سچا ہونا کھلتا جائیگا چنانچہ ہر ایک طالب حق پر ثبوت ظاہر کرنیکے لئے ہم آپ ہی ذمہ وار ہیں - ازانجملہ ایک عصمت یہ بھی ہے - جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ عصمت بھی قرآن مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت ہوتی ہے - اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسے نالایق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں - جن میں دوسرے لوگ

دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں - اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جاوے تو رحمت الٰہیّہ جلد تر اُنکا تدارک کر لیتی ہے - یہ بات ظاہر ہے - کہ عصمت کا مقام نہایت نازک اور نفس امارہ کے مقتضیات سے نہایت دور پڑا ہوا ہے جسکا حاصل ہونا بجز توجہ الٰہی ممکن نہیں - مثلاً اگر کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ وہ صرف ایک کذب اور دروغگوئی کی عادت سے اپنے جمیع معاملات اور بیانات اور حرفوں اور پیشوں میں قطعی طور پر باز رہے تو یہ اس کے لئے مشکل اور ممتنع ہو جاتا ہے - بلکہ اس کام کے کرنے کے لئے کوشش اور سعی بھی کرے تو اس قدر موانع اور عوائق اس کو پیش آتے ہیں - کہ بالآخر اس کا یہ اصول ہو جاتا ہے - دنیا داری میں جھوٹ اور خلاف گوئی سے پرہیز کرنا ناممکن ہے - مگر اُن سعید لوگوں کے لئے جو سچی محبت اور پرجوش ارادت سے فرقان مجید کی ہدایتوں پر چلنا چاہتے ہیں - صرف یہی امر آسان نہیں کیا جاتا - کہ وہ دروغگوئی کی قبیح عادت سے باز رہیں - بلکہ وہ ہر ناکردنی اور ناگفتنی کے چھوڑنے پر قادر مطلق سے توفیق پاتے ہیں - اور خدا تعالےٰ اپنی رحمت کاملہ سے ایسی تقریبات تضیعہ سے ان کو محفوظ رکھتا ہے - جنسے وہ ہلاکت کے ورطوں میں پڑیں کیونکہ وہ دنیا کا نور ہوتے ہیں - اور ان کی سلامتی میں دنیا کی سلامتی اور ان کی ہلاکت میں دنیا کی ہلاکت ہوتی ہے - اسی جہت سے وہ اپنے ہر یک خیال اور علم اور فہم اور غضب اور شہوت اور خوف اور طمع اور تنگی اور فراخی اور خوشی اور غمی اور عسر اور یسر میں تمام نالایق باتوں اور فاسد خیالوں اور نادرست علموں اور ناجائز عملوں اور بیجا فہموں اور ہر یک افراط تفریط نفسانی سے بچائے جاتے ہیں - اور کسی مذموم بات پر ٹھہرنا نہیں پاتے کیونکہ خود خداوند کریم ان کی تربیت کا متکفل ہوتا ہے اور جس شاخ کو اس کے شجرہ طیبہ میں خشک دیکھتا ہے -

KHILAFAT LIBRARY

اس کو فی الفور اپنے مربیانہ ہاتھ سے کاٹ ڈالتا ہے - اور حمایت الہی ہر دم اور ہر لحظ انکی نگرانی کرتی رہتی ہے اور یہ نعمت محفوظیت کی جو ان کو عطا ہوتی ہے یہ بھی بغیر ثبوت نہیں - بلکہ زیرک انسان کسی قدر صحبت سے اپنی پوری تسلی سے اس کو معلوم کرسکتا ہے ازاں جملہ ایک مقام توکل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قایم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمہ صافی ہرگز میسر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور لوز معرفت ایسا ان کو نہا رہتا ہے - کہ وہ لبا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسباب عادیہ سے بکلی اپنے تئیں دور پاکر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراح خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں - اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحب دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقین کامل اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں سیرت ایثار اُن کا مشرب ہوتا ہے - اور خدمت خلق ان کی عادت ہوتی ہے - اور کبھی انقباض اُن کی حالت میں راہ نہیں پاتا - اگرچہ سارا جہان اُنکا عیال ہو جائے - اور فی الحقیقت خدا تعالے کی ستاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ اُن کی پردہ پوشی کرتی ہے - اور قبل اوس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو - ان کو دامن عاطفت میں لے لیتی ہے - کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولی ہوتا ہے - جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے - وھو یتولّی الصّٰلحین لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دل ازار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص اُن لوگوں کیساتھ ظاہر کیجاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کیجاتی - اور یہ خاصہ اُنکا بھی صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے - از انجملہ ایک مقام محبت ذاتی کا ہے - جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قایم کیا جاتا ہے - اور ان کے رگ و ریشہ میں اسقدر محبت الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ اُن کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے - اور محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے - اور ایک خارق عادت انس اور شوق اُن کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے اور آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہمصحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں اسی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے - بلکہ اگر محبان صادق اس جوش محبت کو کسی حیلہ اور تدبیر سے پوشیدہ رکھنا بھی چاہیں - تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہو جاتا ہے - جیسے عشاق مجازی کے لئے یہ بھی بات غیر ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کی محبت کو جس کے دیکھنے کیلئے دن رات مرتے ہیں - اپنے رفیقوں اور ہمصحبتوں سے چھپائے رکھیں بلکہ وہ عشق جو ان کے کلام اور ان کی صورت اور ان کی آنکھ اور ان کی وضع اور ان کی فطرت میں گھس گیا ہے اور ان کے بال بال سے مترشح ہو رہا ہے وہ ان کے چھپائے سے ہرگز چھپ ہی نہیں سکتا اور ہزار چھپائیں کوئی نہ کوئی نشان اس کا نمودار ہو جاتا ہے - اور سب سے بزرگتر اُن کے صدق قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کو ہر یک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں - اور اگر آلام اس کی طرف سے پہونچیں تو محبت ذاتی کے غلبہ سے برنگ انعام ان کو مشاہدہ کرتے ہیں - اور عذاب کو شربت عذب کیطرح سمجھتے ہیں - کسی تلوار کی تیز دھار اُن میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی - اور کوئی بلیہ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتی - اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں - اور اسی کی محبت میں لذات پاتے - اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں - اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں - اگر چاہتے ہیں - تو اسی کو اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اسی کے لئے جیتے ہیں اُسی کے لئے مرتے ہیں عالم میں رہکر پھر بے عالم ہیں - اور باخود ہو کر پھر بیخود ہیں - نہ عزت سے کام رکھتے ہیں نہ نام سے نہ اپنی جان سے نہ اپنے آرام سے بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھوئے بیٹھتے ہیں - اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں - لایدرک آتش سے جلتے جاتے ہیں - اور کچھ بیان نہیں کرسکتے - کہ کیوں جلتے ہیں اور تفہیم اور تفہم سے صمّ بکمٌ ہوتے ہیں - اور ہر ایک مصیبت اور ہر ایک رسوائی کے سہنے کو طیار رہتے ہیں - اور اس سے لذت پاتے ہیں -

از انجملہ اخلاق فاضلہ ہیں - جیسے - سخاوت و شجاعت - ایثار - علو ہمت و فور شفقت - حلم و حیا مودت یہ تمام اخلاق بھی بوجہ احسن اور انسب انہیں سے صادر ہوتے ہیں - اور وہی لوگ بیمن مطابعت قرآن شریف وفاداری سے اخیر عمر تک ہر ایک حالت میں ان کو بخوبی و شائستگی انجام دیتے ہیں اور کوئی انقباض خاطر اُن کو ایسا پیش نہیں آتا کہ جو اخلاق حسنہ کی کما ینبغی صادر ہونے سے ان کو روک سکے اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ خوبی علمی یا عملی یا اخلاقی انسان سے صادر ہو سکتی ہے - وہ صرف انسانی طاقتوں سے صادر نہیں ہو سکتی - بلکہ اصل موجب اس کے صدور کا فضل الٰہی ہے - پس چونکہ یہ لوگ سب سے زیادہ مورد فضل الٰہی ہوتے ہیں - اس لئے خود خداوند کریم اپنے تفضلات نامتناہی سے تمام خوبیوں سے ان کو متمتع کرتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ حقیقی طور پر بجز خدا تعالے کے اور کوئی نیک نہیں - تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کے

KHILAFAT LIBRARY

مسلّم ہیں پھر جسقدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ اُسی قدر اخلاق الٰہیّہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں۔ پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا ہی چاہیئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں ہے سو اخلاق فاضلہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع کرتے ہیں۔ اور تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی ذوق اور محبّت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاق فاضلہ ان سے صادر ہوتے ہیں۔ اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اگرچہ مُنہ سے ہر ایک شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور لاف وگزاف کے طور پر ہر یک کی زبان چل سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے اس دروازے سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ ہیں۔ اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں۔ تو تکلف اور تصنع سے ظاہر کرتے ہیں۔ اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھکر اور اپنی بیماریوں کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں۔ اور ادنےٰ ادنےٰ امتحانوں میں اس کی قلعی کھلجاتی ہے۔ اور تکلف اور تصنع اخلاق فاضلہ کے ادا کرنے میں اکثر وہ اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اپنی دنیا اور معاشرت کا حسن انتظام وہ اسی میں دیکھتے ہیں۔ اور اگر اپنی اندرونی آلائشوں کی ہر جگہ پیروی کریں۔ تو بہت جہات معاشرت میں خلل پڑتا ہے۔ اور اگرچہ بقدر استعداد فطرتی کے کچھ تخم اخلاق کا ان میں ہوتا ہے۔ مگر وہ اکثر نفسانی خواہشوں کے کانٹوں کے نیچے دبا رہتا ہے اور بغیر آمیزش اغراض نفسانی سے خالصًا للہ ظاہر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اپنے کمال کو پہونچے۔ اور خالصًا للہ انہیں میں وہ تخم کمال کو پہونچتا ہے۔ جو خدا کے ہو رہتے ہیں۔ اور جن کے نفوس کو خدا تعالےٰ

غیریّت کی بوٗ سے بکلی خالی پا کر خود اپنے پاک اخلاق سے بھر دیتا ہے اور اُن کے دلوں میں وہ اخلاق ایسے پیارے کر دیتا ہے جیسے وہ اس کو آپ پیارے ہیں۔ پس وہ لوگ فانی ہونے کی وجہ سے تخلق باخلاق اللہ کا ایسا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ گویا وہ خدا کا ایک آلہ ہو جاتے ہیں۔ جسکی توسط سے وہ اپنے اخلاق ظاہر کرتا ہے اور ان کو بھوکے پیاسے پا کر وہ آب زلال اُن کو اپنے اُس خاص چشمہ سے پلاتا ہے جس میں کسی مخلوق کو علی وجہ الاصالت اس کے ساتھ شرکت نہیں۔ اور منجملہ ان عطیات کے ایک کمال عظیم جو قرآن شریف کے کامل تابعین کو دیا جاتا ہے عبودیت ہے یعنے باوجود بہت سے کمالات کے ہر وقت نقصان ذاتی اپنا پیش نظر رہتے ہیں اور بشہود کبریائی حضرت باری تعالےٰ ہمیشہ تذلّل اور نیستی اور انکسار میں رہتے ہیں اور اپنی اصل حقیقت ذلت اور مفلسی اور ناداری اور پر تقصیری اور خطاداری سمجھتے ہیں۔ اور ان تمام کمالات کو جو ان کے دیئے گئے ہیں۔ اس عارضی روشنی کی مانند سمجھتے ہیں۔ جو کسی وقت آفتاب کیطرف سے دیوار پر پڑتی ہے۔ جس کو حقیقی طور پر دیوار سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہوتا۔ اور لباس مستعار کیطرح معرض زوال میں ہوتی ہے پس وہ تمام خیر و خوبی خدا ہی میں محصور رکھتے ہیں۔ اور تمام نیکیوں کا چشمہ اُسی کی ذات کامل کو قرار دیتے ہیں۔ اور صفات الٰہیہ کے کامل شہود سے ان کے دل میں حق الیقین کے طور پر بھر جاتا ہے۔ کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں۔ یہانتک کہ وہ اپنے وجود اور ارادہ اور خواہش سے بکلی کھوئے جاتے ہیں۔ اور عظمت الٰہی کا پر جوش دریا اُن کے دلوں پر ایسا محیط ہو جاتا ہے کہ ہزارہا طور کی نیستی ان پر وارد ہو جاتی ہے اور شرک خفی کے ہر یک رگ و ریشہ سے بکلی پاک اور منزہ ہو جاتے

ہو جاتے ہیں۔ اور منجملہ ان عطیات کے ایک یہ بھی ہے کہ ان کی معرفت اور خدا شناسی بذریعہ کشوف صادقہ اور علوم لدنیہ و الہامات صریحہ و مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت و دیگر خوارق عادت بدرجہ اکمل و اتم پہونچائی جاتی ہے یہانتک کہ ان میں اور عالم ثانی میں ایک نہایت دقیق اور شفاف حجاب باقی رہجاتا ہے۔ جس میں سے ان کی نظر عبور کر کے واقعات اُخروی کو اسی عالم میں دیکھ لیتی ہے۔ برخلاف دوسرے لوگوں کے کہ بباعث پر ظلمت ہونے اپنی کتابوں کے اس مرتبہ کاملہ تک ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ بلکہ اُن کی ناقص تعلیم کتابیں ان کے حجابوں پر اور بھی صدہا حجاب ڈالتی ہیں۔ اور بیماری کو آگے سے آگے بڑھا کر موت تک پہونچاتے ہیں۔ اور فلسفی جنکے قدموں پر آجکل برہمو سماج والے چلتے ہیں۔ اور جن کے مذہب کا سارا مدار عقلی خیالات پر ہے وہ اپنے طریق میں ناقص ہیں اور ان کے نقصان پر یہی دلیل کافی ہے کہ ان کی معرفت باوجود صدہا طرح کی غلطیوں کی نظری وجوہ سے تجاوز نہیں کرتی۔ اور قیاسی ڈھکوسلوں سے آگے نہیں بڑھتی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس شخص کی معرفت صرف نظری غور تک محدود رہے اور وہ بھی کئی طرح کی آلودگیوں سے ملوث۔ وہ شخص بمقابلہ اس شخص کے جسکا عرفان ہدایت کے مرتبہ تک پہونچ گیا ہے۔ اپنی علمی حالت میں بغایت درجہ پست اور متنزل ہے ظاہر ہے کہ نظر اور فکر کے مرتبہ کے آگے ایک مرتبہ بداہت اور شہود کا باقی ہے۔ یعنے جو امور نظری اور فکری طور پر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ممکن ہیں۔ کہ کسی اور ذریعہ سے بدیہی اور مشہود طور پر معلوم ہوں سو یہ مرتبہ بداہت کا عند العقل ممکن الوجود ہے۔ اور برہمو سماج والے اس مرتبہ کے وجود فی الخارج سے انکار ہی کریں۔ پر اس بات سے انہیں انکار نہیں کہ وہ مرتبہ اگر خارج میں پایا جاوے۔ تو بلاشبہ اعلیٰ و اکمل ہے

KHILAFAT LIBRARY

اور جو نظر اور فکر میں خفا یا باقی رہجاتے ہیں۔ ان کا ظہور اور بروز اسی مرتبہ پر موقوف ہے اور خود اسباب کو کون نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک امر کا بدیہی طور پر کھلجانا نظری طور سے اعلےٰ اور اکمل ہے۔ مثلاً اگر مصنوعات کو دیکھکر دانا اور سلیم الطبع انسان کا اس طرف خیال آسکتا ہے کہ ان چیزوں کا کوئی صانع ہوگا۔ مگر نہایت بدیہی اور روشن طریق معرفت الٰہی کا جو اس کے وجود پر بڑی ہی مضبوط دلیل ہے وہ یہ ہے کہ اس کے بندوں کو الہام ملتا ہے اور قبل اس کے جو حقایق اشیاء کا انجام کھلے انپر کھولا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی معروضات میں حضرت احدیت سے جوابات پاتے ہیں۔ اور ان کے مکالمات اور مخاطبات ہوتے ہیں۔ اور بنظر کشفی ان کو عالم ثانی کے واقعات دکھلائے جاتے ہیں۔ اور جزا سزا کی حقیقت پر مطلع کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے کسی طور کے اسرار مخفی اُن پر کھولے جاتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور علم الیقین کو اتم اور اکمل مرتبہ تک پہونچاتے ہیں۔ اور نظری ہونے کے عمیق نشیب سے ہدایت کے بلند مینار پر لے جاتے ہیں۔ بالخصوص مکالمات الٰہیہ مخاطبات حضرت احدیت ان سب اقسام سے اعلےٰ ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے صرف اخبار غیبیہ ہی معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ عاجز بندہ جو جو مولےٰ کریم کی عنایتیں ہیں ان سے بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ اور ایک لذیذ اور مبارک کلام سے ایسی تسلی اور تشفی اس کو عطا ہوتی ہے۔ اور خوشنودی باری تعالےٰ سے مطلع کیا جاتا ہے۔ جس سے بندہ مکروہات دنیا کا مقابلہ کرنے کیلئے بڑی قوت پاتا ہے۔ گویا صبر اور استقامت کے پہاڑ اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بذریعہ کلام اعلےٰ درجہ کے علوم اور معارف بھی بندہ کو سکھلائے جاتے ہیں۔ اور وہ اسرار خفیہ اور دقایق عمیقہ بتلائے جاتے ہیں۔ کہ جو بغیر تعلیم خاص ربانی کسی طرح معلوم نہیں ہو سکتے۔ اور اگر کوئی یہ شبہہ پیش کرے کہ تمام امور جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ قرآن شریف کے کامل اتباع سے حاصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں اُن کا متحقق فی الخارج ہونا بہ پایہ ثبوت پہونچ سکتا ہے۔ تو اس وہم کا جواب یہ ہے کہ صحبت سے اور اگرچہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں۔ لیکن بغیر اندیشہ طول کے پھر مکرر ہر یک مخالف پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت یہ دولت عظمےٰ اسلام میں پائی جاتی ہے کسی دوسرے مذہب میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور طالب حق کے لئے اس کے ثبوت کے بارے میں ہم آپ ہی ذمہ وار ہیں بشرط صحبت و حسن ارادت و تحقق مناسبت اور صبر اور اثبات کے یہ امور ہر یک طالب پر بقدر استعداد اور لیاقت ذاتی اُس کے کھل سکتے ہیں۔ اور ان اُموروں میں سے جو اخبار غیبیہ ہیں۔ انکی نسبت یہ شبہہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ جو اس کام میں رمال و منجم بھی شریک ہیں کیونکہ یہ قوم کسی خاص فن یا قواعد کے ذریعہ سے اخبار غیبیہ کو نہیں بتلاتے اور نہ غیب دان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بلکہ خداوند کریم جو انپر مہربان ہیں اور ان کے حال پر ایک خاص عنایات و توجہات رکھتا ہے وہ بعض مصالحہ کے لحاظ سے بعض امور پیش از وقوع ان بتلا دیتا ہے۔ تاکہ جس کام کا اس نے ارادہ کیا ہے بوجہ احسن انجام کو پہونچ جائے۔ مثلاً وہ خلق اللہ پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ فلاں بندہ موید من اللہ ہے اور جو کچھ انعامات اور کرامات وہ پاتا ہے وہ معمولی اور اتفاقی طور پر نہیں بلکہ خاص ارادہ و توجہ الٰہی سے ظہور میں آتے ہیں۔ اور اسی طرح فتح و نصرت اور اقبال و عزت اس کو ملتی ہے۔ وہ کسی تدبیر اور حیلہ کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خدا ہی نے چاہا ہے کہ اس کو غلبہ بخشے۔ اور اپنی تائیدات اس کے شامل حال کرے۔ پس وہ کریم اور رحیم اس مقصود کے ثابت کرنے کی غرض سے اُن انعامات اور فتوح سے پہلے بطور پیشگوئی ان نعمتوں کے عطا کرنے کی بشارت دیدیتا ہے۔ سو ان پیشگوئیوں سے مقصود بالذات اخبار غیبیہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ مقصود بالذات یہ ہوتا ہے کہ تا یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہو جائے کہ وہ شخص موید من اللہ اور ان خاص لوگوں میں سے ہے جن کی تائید کے لئے عنایات حضرت عزت خاص طور پر تجلے کرتی ہیں۔ اب اس بیان سے ظاہر ہے کہ اس موید من اللہ کو منجم وغیرہ سے کچھ بھی نسبت نہیں اور اس کی پیش گوئیاں اصل مقصود کی شناخت کیلئے علامات و آثار ہیں۔ ماسوا اس کے جن لوگوں کو خدائے تعالےٰ خاص اپنے لئے چن لیتا ہے اور اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنے گروہ میں داخل کرتا ہے۔ ان میں صرف یہی علامتیں نہیں کہ وہ پوشیدہ چیزیں بتلاتے ہیں۔ تا ان کا حال نجومیوں اور جوتشیوں۔ اور رمالوں۔ اور کاہنوں کے حال سے متشبہ ہو جائے اور کچھ مابہ امتیاز باقی نہ رہے بلکہ ان کے شامل حال ایک عظیم الشان نور ہوتا ہے۔ جس کے مشاہدہ کے سبب سے طالب صادق بدیہی طور پر اُن شناخت کر سکتا ہے۔ اور حقیقت میں وہی ایک نور ہے جو ان کے ہر ایک قول اور فعل اور حال اور قال اور عقل اور فہم اور ظاہر اور باطن پر محیط ہو جاتا ہے۔ اور صدہا شاخیں اس کی نمودار ہو جاتی ہیں۔ اور رنگا رنگ صورتوں میں جلوہ فرما ہوتا ہے وہی نور شدائد اور مصائب کے وقتوں میں صبر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور استقامت اور رضا کے پیرایہ میں اپنا چہرہ دکھاتا ہے تب یہ لوگ جو اس نور کے مورد ہیں آفات عظیمہ کے مقابلہ پر جبال راسیات کیطرح ہیں۔ اور جن صدمات کی ادنےٰ مس سے ناآشنا لوگ روتے اور چلاتے ہیں بلکہ قریب بمرگ ہو جاتے ہیں۔ ان صدمات کے سخت زور آور حملوں کو یہ لوگ کچھ چیز نہیں سمجھتے

KHILAFAT LIBRARY

اور فی الفور حمایت آلہی کے کنار عاطفت میں اس کو کھینچ لیتی ہے اور کوئی خامی اور بے صبری ان سے ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ محبوب حقیقی کے ایلام کو بزنگ انعام دیکھتے ہیں اور بکشادگی سینہ و تشریح خاطر اُس کو قبول کرتے ہیں بلکہ اس سے ملتلذ ہوتے ہیں کیونکہ طاقتوں اور قوتوں اور صبروں کے پہاڑاں کی طرف روان کئے جاتے ہیں اور محبت الہیّہ کے پرجوش موجیں غیر کی یاداشت سے اس کو روک لیتی ہیں۔ پس اُن سے ایک ایسی برداشت ظہور میں آتی ہے کہ جو خارق عادت ہے اور جو کسی بشر سے بلا تائید الہی ممکن نہیں اور ایسا ہی وہ نور احاجات کے وقتوں میں قناعت کی صورت میں ان پر جلوہ گر ہوتا ہے کہ دنیا کی خواہشوں سے ایک عجیب طور کی برودت ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتی ہے کہ بدبودار چیز کیطرح دنیا کو سمجھتے ہیں اور یہی دنیوی لذات جنکے خطوط پر دنیادار لوگ فریفتہ ہیں دلشوق تمام ان کے جویاں اور ان کے زوال سے سخت ہراساں ہیں یہ اُن کی نظر میں بغایت درجہ ناچیز ہو جاتے ہیں۔ اور تمام سرور اپنا اسی میں پاتے ہیں کہ مولیٰ حقیقی کی وفا اور محبت اور رضا سے دل بھرا رہے۔ اور اُسی کے ذوق اور شوق اور انس سے اوقات معمور ہیں۔ اس دولت سے بیزار ہیں۔ کہ جو اسکی خلاف مرضی ہے اور اس عزت پر خاک ڈالتے ہیں جس میں مولا کریم کی ارادت نہیں اور ایسا ہی وہ نور کبھی فراست کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی قوت نظریہ کی بلند پرداری میں اور کبھی قوت عملیہ کی حیرت انگیز کارگذاری میں کبھی حلم اور رونق کے لباس میں اور کبھی درشتی اور غیرت کے لباس میں کبھی سخاوت اور ایثار کے لباس میں کبھی شجاعت اور استقامت کے لباس میں اور کبھی کسی خلق کے لباس میں اور کبھی مخاطبات حضرت احدیت کے لباس میں اور کبھی کشوف صادقہ اور اعلامات واضحہ کے رنگ میں یعنی جیسا موقعہ پیش آتا ہے۔ اس موقعہ کے مناسب حال وہ نور حضرت واہب

الخیر کیطرف سے جوش مارتا ہے نور ایک ہی ہے اور یہ تمام اس کی شاخیں ہیں جو شخص فقط ایک شاخ کو دیکھتا ہے اور صرف ایک ٹہنی پر نظر رکھتا ہے اس کی نظر محدود رہتی ہے اسلئے بسا اوقات وہ دہوکا کھا لیتا ہے۔ لیکن جو شخص یکجائی نگاہ سے اس شجر طیبہ کی تمام شاخوں پر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان کے انواع و اقسام کے پہلوں اور شگوفوں کی کیفیّت معلوم کرتا ہے۔ وہ روز روشن کیطرح ان نوروں کو دیکھ لیتا ہے اور نورانی جلال کی کھیچی ہوئی تلواریں اس کے تمام گھمنڈوں کو توڑ ڈالتی ہیں شاید اس جگہ بعض طبایع پر یہ اشکال پیش آویں۔ کہ کیونکہ اُن کمالات کو وہ لوگ بھی پا لیتے ہیں کہ جو نہ نبی ہیں۔ نہ رسول لیکن جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ یہ اشکال ایک ناچیز وہم ہے کہ جو اُن لوگوں کے دلوں کو پکڑتا ہے کہ جو اہل اسلام کی اصل حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اگر نبیوں کے تابعین کو اُن کے کمالات اور علوم اور معارف میں اعلےٰ وجہ التبیعت شرکت نہ ہوتا تو باب وراثت کا بکلی مسدود ہو جاتا ہے یا بہت ہی تنگ اور منقبض رہ جاتا ہے کیونکہ یہ معنے بکلی منافی وراثت ہے کہ جو کچھ فیوض حضرت مبداء فیض سے اس کے رسولوں اور نبیوں کو ملتے ہیں۔ اور جس نورانیت سے یقین اور معرفت تک ان مقدسوں کو پہونچایا جاتا ہے۔ اس شربت سے ان کے تابعین کے حلق محض نا آشنا ہیں۔ اور صرف خشک اور ظاہری باتوں سے ہی اُن کے آنسو پونچھے جاویں۔ ایسی تجویز سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ حضرت فیاض مطلق کی ذات میں ہی ایک قسم کا بخل ہو۔ اور نیز اس سے کلام الہی اور رسول مقبول کی عظمت اور بزرگی کی کسرشان لازم آتی ہے کیونکہ کلام الہی کی اعلیٰ تاثیریں اور نبی معصوم کی قوت قدسیہ کے کمالات اسی میں ہیں کہ انوار دائمہ کلام الہی کے ہمیشہ قلوب صافیہ اور مستعدہ کو روشن کرتے رہیں۔ نہ یہ کہ تاثیر اُن کی بکلی معطل ہو۔ یا چند معدودے چند تک ہو کر پھر

ہمیشہ کیلئے باطل ہو جائے اور اہل القوت دعا کی طرح فقط نام ہی تاثیر کا باقی رہجائے۔ ماسوا اسکے جبکہ ایک حقیقت واقعی طور پر ہر عہد اور ہر زمانہ میں خارج میں متحقق الوجود چلی آتی ہے۔ اور اب بھی متحقق الوجود ہے اور شہادات متکاثرہ سے اس کا ثبوت بدیہی طور پر مل سکتا ہے تو پھر ایسی روشن صداقت سے کیونکر کوئی منکر انکار کر سکتا ہے اور ایسی کھلا کھلی سچائی کیونکر اور کہاں چھپ سکتی ہے حالانکہ قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ جب تک درخت قایم ہو اس کو پھل بھی لگے رہتے ہیں۔ ہاں جو درخت خشک ہو جائے یا جڑھ سے کاٹا جائے اس کے پھلوں کی توقع رکھنا۔ محض نادانی ہے۔ پس جس حالت میں فرقان مجید وہ عظیم الشان و سبز و شاداب درخت ہے۔ جس کی جڑھیں زمین کے نیچے تک پہونچی ہوئی ہیں تو پھر ایسے شجر طیبہ کے پھلوں سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ اس کے پھل بدیہی الظہور ہیں۔ جن کو ہمیشہ لوگ کھاتے رہتے ہیں۔ اور آئندہ بھی کھائیں گے۔ اور یہ بات بعض نادانوں کی بالکل بیہودہ اور غلط ہے کہ اس زمانہ میں کسی کا ان پھلوں تک گذر ہی نہیں۔ بلکہ انکا کھانا پہلے لوگوں کی ہی حصّہ میں تھا۔ اور وہی خوش نصیب لوگ تھے جنہوں نے وہ پھل کھائے اور ان سے متمتع ہوئے۔ اور ان کے بعد بد نصیب لوگ پیدا ہوئے۔ جن کو مالک نے باغ کے اندر آنے سے روک دیا۔ خدا کسی ذی استعداد کو ضایع نہیں کرتا۔ اور کسی سچّے طالب پر اس کے فیوض کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور اگر کسی کے خیال باطل میں یہ سمایا ہُوا ہے کہ کسی وقت کسی زمانہ میں فیوض الہی کا دروازہ بند نہیں ہو جاتا۔ اور ذی استعداد لوگوں کی کوششیں اور محنتیں ضایع جاتی ہیں۔ تو اُس نے ابتک خدا تعالےٰ کا قدر شناخت نہیں کیا اور ایسا آدمی انہیں لوگوں میں داخل ہے جنکی نسبت خدا تعالےٰ نے آپ فرمایا۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ لیکن اگر یہ غور پیش کیا جاوے

KHILAFAT L

کہ جن علوم و معارف و کشوف صادقہ و مخاطبات حضرت احدیت کے تحقیقی وجود کا ذکر کیا جاتا ہے وہ اب کہاں ہیں۔ اور کیونکر یہ بایہ ثبوت پہونچ سکتے ہیں۔ تو اُس کا جواب یہ ہے کہ سب امور اُسی مضمون میں ثابت کئے گئے ہیں۔ اور طالب حق کیلئے اُن کے امتحان کا نہایت سیدھا اور آسان راستہ کھلا ہے کیونکہ وہ علوم و معارف کو خود اس کتاب میں دیکھ سکتا ہے اور جو کشوف صادقہ اور اخبار غیبیہ اور دوسرے خوارق ہیں وہ غیر مذاہب والوں کی شہادت سے اس پر ثابت ہو سکتے ہیں۔ یا وہ آپ ہی ایک عرصہ تک صحبت میں رہکر یقین کامل کے رتبہ تک پہونچ سکتا ہے۔ اور جو دوسرے لوازم اور خصوصیات اسلام میں ہیں وہ بھی سب صحبت سے کھل سکتے ہیں لیکن اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کچھ عجایب و غرایب اہل حق پر منکشف ہوتے ہیں اور جو کچھ برکات اُن میں پائے جاتے ہیں وہ کسی طالب حق پر کھولے جاتے ہیں۔ کہ جب وہ طالب کمال صدق اور اخلاص سے بہ نیت ہدایت پانے کے رجوع کرتا ہے اور جب وہ ایسے طور سے رجوع کرتا ہے تو تب جس قدر اور جس طور سے انکشاف مقدر ہوتا ہے وہ بارادہ خالص آلہی ظہور میں آتا ہے۔ مگر جس جگہ سایل کے صدق اور نیت میں کچھ فتور ہوتا ہے اور سینہ خلوص سے خالی ہوتا ہے تو پھر ایسے سایل کو کوئی نشان دکھلایا نہیں جاتا۔ یہی عادت خداوند تعالےٰ کی انبیاء کرام سے ہے۔ جیساکہ یہ بات انجیل کے مطالعہ سے نہایت ظاہر ہے کہ کئی مرتبہ یہودیوں نے مسیح سے کچھ معجزہ دیکھنا چاہا۔ تو اُس نے معجزہ دکھلانے سے صاف انکار کیا اور کسی گذشتہ معجزہ کا بھی حوالہ نہ دیا۔ چنانچہ مرقس کی انجیل کے آٹھ باب اور ۱۲و ۱۱۔ آیت میں بھی اسی کی تصریح ہے۔ اور عبارت مذکورہ یہ ہے۔ تب فریسی نکلے۔ اور اس سے (یعنی مسیح سے) حجت کرکے اس کے امتحان کیلئے آسمان سے کوئی نشان چاہا۔ اس نے اپنے دل میں آہ کھینچکر کہا۔ اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائیگا۔ سو اگرچہ بظاہر دلالت عبارت اسی پر ہے کہ مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا تھا۔ تب ہی اُس نے کسی گذشتہ معجزہ کا حوالہ نہیں دیا۔ کیونکہ یہود میں صاحب صدق اور اخلاص کم تھے۔ تاکسی کے حسن ارادت کے لحاظ سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آتا۔ لیکن اس کے بعد جب لوگ صاحب صدق اور ارادت پیدا ہوگئے اور طالب حق بنکر مسیح کے پاس آئے تو وہ معجزہ دیکھنے سے محروم نہیں رہے۔ چنانچہ یہودہ اسکریوطی کی خراب نیت پر مسیح کا مطلع ہو جانا۔ یہ اس کا ایک معجزہ تھا۔ جو اُس نے اپنے شاگردوں اور صادق الاعتقاد لوگوں کو دکھلایا۔ اگرچہ اس کے دوسرے سب عجیب کام بباعث قصہ حوض اور بوجہ آیت مذکورہ بالا کے مخالف کی نظر میں قابل انکار اور محل اعتراض ٹھہر گئے اور اب بطور حجت مستعمل نہیں ہو سکتے۔ لیکن معجزہ مذکورہ بالا منصف مخاطب کی نظر میں یہی ممکن ہے کہ ظہور میں آیا ہو۔ غرض معجزات اور خوارق کے ظہور کے لئے طالب کا صدق اور اخلاص شرط ہے۔ اور صدق اور اخلاص کے بھی آثار و علامات ہیں۔ کہ کینہ اور مکابرہ درمیان نہ ہو۔ اور صبر اور ثبات اور غربت اور تذلل سے بہ نیت ہدایت پانے کے کوئی نشان طلب کیا جائے اور پھر اس نشان کے ظہور تک صبر اور ادب سے انتظار کیا جائے۔ تا خداوند کریم وہ بات ظاہر کرے۔ جس سے طالب صادق یقین کامل کے مرتبہ تک پہونچ جائے۔ غرض ادب اور صدق اور صبر برکات آلہیہ کے ظہور کے لئے شرط اعظم ہے جو شخص فیض الہی سے مستفیض ہونا چاہتا ہے۔ اُسکے حال کے یہی مناسب ہے کہ وہ سراپا مؤدب ہوکر بہ تمام ترغبت و صبر اس نعمت کو اس کے اہل کے دروازہ سے طلب کرے۔ اور جہاں معرفت آلہیہ کا چشمہ دیکھے آپ افتاں و خیزاں اس چشمہ کیطرف دوڑے اور پھر صبر اور ادب سے کچھ دنوں تک ٹھہرا رہے۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ کیطرف صاحب خوارق ہیں۔ ان کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ شعبدہ بازوں کی طرح بازاروں اور مجالس میں تماشا دکھلاتے پھریں۔ اور نہ یہ امور ان کے اختیار میں ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے پتھر میں آگ تو بلاشبہ ہے لیکن صادقوں اور صابروں اور مخلصوں کی پرارادت ضرب پر اس آگ کا ظہور اور بروز موقوف ہے اور ایک بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل اللہ کے کشوف اور الہامات کو فقط اخبار غیبیہ کا ہی خطاب دینا غلطی ہے بلکہ وہ کشوف اور الہامات تائیدات آلہیہ کے باغ کی خوشبوئیں ہیں جو دور سے ہی اس باغ کا وجود بتلاتی ہیں۔ اور عظمت اور شان ان کشوف اور الہامات کے اس شخص پر کماحقہٗ کھلتی ہے جسکی نظر تائیدات آلہیہ کی تلاش میں ہو یعنی وہ اصل نشان تائیدات آلہیہ کو ٹھہرا کر پیشگوئیوں کو اُن تائیدوں کے لوازم سمجھتا ہو۔ جو بغرض ثابت کرنے تائیدوں کے استعمال میں لائے گئے ہیں۔ غرض شمار آلہیہ ہونیکا تائیدات الہیہ ہیں اور پیشگوئیاں روشن ثبوت سے ان تائیدات کا واقعی طور پر پایا جانا ہر یک عام اور خاص کو دکھلاتے ہیں۔ پس تائیدات اصل ہیں۔ اور پیشگوئیاں اُنکی فرع اور تائیدات قرص آفتاب کی طرح ہیں۔ اور پیشگوئیاں اس آفتاب کی شعاعیں اور کرنیں ہیں۔ تائیدات کو پیشگوئیوں کے وجود سے یہ فائدہ ہے کہ تا ہر ایک معلوم ہو کہ وہ حقیقت میں خاص تائیدیں ہیں۔ معمولی اتفاق سے نہیں اور بخت اور اتفاق پر محمول نہیں ہو سکتیں اور پیشگوئیوں کو تائیدات کے وجود سے یہ فائدہ ہے کہ اس بزرگ پیوند سے ان کی شان بڑھتی ہے اور ایک بیمثل خصوصیت

ان میں پیدا ہو جاتی ہے - کہ جو موید ان الہٰی کے غیر میں نہیں پائی جاتی - سو یہی خصوصیت عام پیشگوئیوں اور ان جلیل الشان پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز ٹھہر جاتا ہے - خلاصہ کلام یہ کہ اس قوم کی عظمت اور بزرگی کے سمجھنے کیلئے جو پیشگوئیوں اور تائیدات کاملہ میں ایک پیوند ہے - اس کو خیال میں رکھنا چاہیئے - کیونکہ یہ پیوند دوسرے لوگوں کی پیشگوئیوں میں غیر ممکن اور ممتنع ہے - اور نیز ان پیشگوئیوں میں ایسی فاش غلطیاں نکل آتی ہیں جن سے ہر ایک ذلت ان کے لئے ظاہر ہوتی ہے مگر خدا کے لوگ جو ہوتے ہیں - ان کی روشن پیشگوئیاں ہمیشہ سے سچائی کے نور سے منور ہوتی ہیں - ماسوا اس کے وہ مبارک پیشگوئیاں ایک عجیب طور کی عجیب تائید سے لازم و ملزوم ہوتی ہیں خدا اپنے بندوں کے کاموں کا آپ متولی ہو کر ایک حیرت انگیز طور پر ان کی تائید کرتا ہے - اور کیا ظاہری طور پر اور کیا باطنی طور ہر دم اور ہر لحظہ ان کی مدد میں رہتا ہے - اور ان سے اس کی یہی عادت ہے کہ اُن اپنی تائیدات کی خبریں پیش از وقوع بتلاتا ہے اور ان کے تردد و فکر کے وقت میں اپنے پر نور کلام سے اُن کو تسلی اور تشفی بخشتا ہے - اور پھر ایک ایسے عجیب طور پر ان کی مدد کرتا ہے کہ جو خیال اور گمان میں نہیں ہوتی - اور جو شخص ان کی صحبت میں رہکر ان باتوں کو عمیق نگاہ سے دیکھتا رہتا ہے اور صاف اور پاک نظر سے ان کی عظمت اور بزرگی پر غور کرتا ہے اس کو بلا اختیار ایک ضروری اور جازم یقین سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ موید من اللہ ہیں اور حضرت احدیت کو اُن کی طرف خاص توجہ ہے کیونکہ بات ظاہر ہے کہ جب ایک آدھ دفعہ نہیں بلکہ بیسوں دفعہ انسان کو اتفاق پڑے کہ وہ کسی تائید کا وعدہ قبل از وقوع سنکر پھر اس تائید کو ظہور میں آتے ہوئے

بچشم خود دیکھ لے تو کوئی انسان ایسا پاگل اور دیوانہ نہیں کہ پھر بھی اُن صحیح پیشگوئیوں اور قوی تائیدوں پر یقین کامل نہ کر سکے - ہاں اگر فرط تعصب اور بے ایمانی سے کسی چشم دید ماجرا کا دانستہ انکار کرے - تو یہ اور بات ہے لیکن پھر بھی اس کا دل انکار نہیں کر سکتا - اور ہر وقت اس کو ملزم کرتا ہے کہ شریر اور سرکش آدمی ہے - اب چند کشوف اور الہامات نو وارده بغرض افادہ طالبین حق لکھے جاتے ہیں - اور اسی طرح انشاء اللہ تعالےٰ وقتاً فوقتاً اگر خدا نے چاہا تو کچھ لکھا جایا کریگا ....

.... الا ماشاء اللہ اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا یقین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور اپنی حالت میں کشایش پاویں اور ان کے دل پر سے وہ پردے اٹھیں جنسے انکی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات پر ظلمت ہو رہی ہیں - اور اس جگہ ہم مکرراً یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں - جنکا ثبوت دینے سے یہ خاکسار عاجز ہو - یا جن کے ثبوت میں نرے ہی ہم مذہبوں کو پیش کیا جائے - بلکہ وہ بدیہی الصدق باتیں ہیں - جنکی صداقت پر مخالف المذاہب لوگ گواہ ہیں - اور جنکی سچائی پر لوگ شہادت دے سکتے ہیں جو ہمارے دینی دشمن ہیں - اور یہ سب اہتمام اس لئے کیا گیا ہے کہ تا جو لوگ فی الحقیقت راہ راست کے خواہاں اور جویاں ہیں انپر بکمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود و محصور ہیں - اور تا جو اس زمانہ کے ملحد ذریت ہے اس پر خدا تعالےٰ کی حجت قاطعہ تمام کو پہونچے - اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر یک منصف پر ظاہر ہو کر جو ظلمت سے دوستی اور نور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت بدخبث کلمات منہ

پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور بباعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بیخبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جسکا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہتا ہے - اور ہمیشہ ڈالتا رہیگا اور تا ان تحریرات حقہ سے اسلام کی شان و شوکت خود مخالفوں کے اقرار سے ظاہر ہو جاوے اور تا جو شخص سچی طلب رکھتا ہو اس کے لئے ثبوت کا راستہ کھل جائے - جو اپنے میں کچھ دماغ رکھتا ہو - اس کی دماغ تنکی ہو جائے اور نیز ان کشوف اور انعامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قوت ایمانی بڑھے - اور اُن کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو - اور وہ اس حقیقت حقہ کو یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے - یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلےٰ و افضل نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں - جنکی پیروی سے خدا تعالےٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہاں میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں - اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے - اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام پر پہونچ جاتا ہے اور ایک باعث ان کشوف اور الہامات کی تحریر پر اور غیر مذاہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ تا ہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے - اور جو شخص نا خدا ترس اور سیاہ دل آدمی ناحق کا مقابلہ اور

مسلمانوں سے کرتے ہیں۔ ان کا مغلوب اور لاجواب ہونا ہمیشہ لوگوں پر ثابت اور آشکار ہوتا رہا ہے۔ اور جو ضلالت اور گمراہی کی ایک زہرناک ہوا آجکل چل رہی ہے۔ اس کے زہر سے زمانہ حال کے طالب حق اور نیز آئندہ کی نسلیں محفوظ رہیں فقط۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

چھوٹا منہ بڑی بات یا دخل در معقولات

میں بلا کسی قسم کی تائید و تردید۔ یا تمہید کے اپنے چھوٹے منہ سے بڑی بات نکالکر دخل در معقولات کا مصداق بنتا ہوں۔ اور محض اللہ کے واسطے درد دل بقدر ہمت خود تجویز ذیل احمدی برادران کی خدمت بابرکت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے :۔ کہ

باستثنائے نابالغ بچوں اور بالکل بوڑھوں کے کل احمدی جماعت۔ بماہ شوال سنہ رواں ہفتہ اول و دوم و سوم و چہارم کے آخری دنوں میں۔ ایک ایک وقت کا کھانا ترک کر کے قیمت خوراک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف میں بھیجدیویں فی کس ایک وقت کا خرچ اوسطاً چار پیسے بھی رکھا جائے تو چار لاکھ احمدی بھائیوں کی خوراک ایک وقتہ کی قیمت ۲۵ ہزار روپیہ اور چار متفرق اوقات کی لاگت پورا لاکھ روپیہ ہو جاتا ہے۔

میرے خیال ناقص کے رو سے کوئی امیر و غریب بھائی اس ثواب عظیم سے محروم رہنے کی کوشش نہیں کریگا۔ بلکہ یہ فاقہ کشی موجب رضاء الہی سمجھی جائے گی۔ جہاں جہاں باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جن کی تعداد یکصد کے قریب ہے وہ اپنے اپنے جگہ جملہ متعلقین سے قیمت خوراک فراہم کریں اور مختلف مقامات کے بھائی خواہ وہ کتنی ہی دور ہوں۔ قریب کی انجمنوں میں قیمت خوراک دیدیں۔ یا براہ راست بھیجدیویں۔ لیکن نابالغوں۔ بوڑھوں اور خدانخواستہ ان تواریخ میں بیمار شدگان کے سوا کوئی بھائی اس عملی کارروائی سے باہر نہیں رہنا چاہیئے۔ ورنہ قطرہ قطرہ دریا شود کی مثال پوری نہیں ہوگی

بھائیو ہماری چار وقت کی معمولی خوراک حضرت امیر الضعفا میر ناصر نواب صاحب قبلہ مدظلہ العالی نو مسلم حفاظت فنڈ نور۔ الحکم قادیان شریف۔ مسجد نور۔ لنگر خانہ وغیرہ کو مالی مشکلات سے بآسانی بچا سکتی ہے۔ میر صاحب قبلہ کی عظمت۔ نو مسلم حفاظت فنڈ کی ضرورت مجھ نالایق کے بیان سے باہر ہے۔ الحکم سب سے پہلا اور قابل قدر اخبار ہے جو حضور مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منظوری سے جاری ہوا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا منظور نظر بھی اس کے وقت پر نکلنے کی فکر جماعت احمدیہ نہ کرے تو کون کرے گا۔ مسجد نور اور لنگر خانہ کے ذمہ بھی قرض بتایا جاتا ہے۔ انکا بوجھ ہلکا کرنا بھی جماعت احمدیہ ہی کا کام ہے

میں تجویز مندرجہ بالا کے متعلق لمبی بحث کرنے قابل نہیں ہوں۔ صرف اپنے دینی بھائیوں سے ایک ماہ میں چار وقت کا کھانا چھوڑ کر متقیان کوئی دوست کے۔ باثر اور لایق قبولیت دعاؤں میں شامل ہو جانے کی خواہش ہے۔ غور کیا جائے تو ایسی بابرکت دعائیں کہاں دھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالےٰ جمیع برادران احمدی کو اس تجویز پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ہر قسم کی سوطنیوں سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین

چونکہ یہ تجویز بلا منظوری عام نہیں ہو سکتی اسلئے اخوی مکرم محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور حسب مناسب منظوری حاصل کر کے بذریعہ اخبارات قادیان اعلان فرمادیویں۔ اور خاکسار خود معہ اپنے کنبہ موجودہ دوستوں۔ اور منشی محمد سعد اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ بکہ کلاں۔ اور احمدی برادران موجودہ قصبہ ٹہنڈہ و علاقہ سرود لگڈہ کو اس تجویز پر عمل کرنے اور عمل کرانیکا انشاء اللہ تعالےٰ ذمہ وار ہے فقط

(خاکسار ہاشم علی احمدی سٹوری گرداور تا نونگو سے حلقہ بکہ کلاں تحصیل بھنڈہ تبدیل شدہ از سرود لگڈہ

نوٹ مبلغ پانچروپیہ قسط اول برائے نو مسلم حفاظت فنڈ روانہ کرتا ہوں والسلام

KHILAFAT LIBRARY

کیا بے ذبح کی ہوئی مچھلی حرام ہے؟

مردار کے اندر ایک خطرناک زہر ہوتا ہے۔ جسکا نتیجہ انسان کیلئے اچھا نہیں۔ چنانچہ جتنی مردار خوار قومیں ہیں ان کی زبانیں جلدیں اور عقلیں موٹی اور بھدی ہوتی ہیں جو ہردوں کی شکلوں اور عقلوں سے مردار خوری کا اثر ظاہر ہے۔ بعض ایسی قومیں بھی ہیں جو جانوروں کا خون پی جاتی ہیں یا اُسے بھونکر کھالیتی ہیں۔ اطبا کے نزدیک خون میں اس قسم کی زہریں ہوتی ہیں جنسے اعصاب کو تشنج فالج اور استرخا ہو جاتا ہے اسی بنا پر اسلام نے مردہ جانور اور خون حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ مضر صحت ہے۔ جانوروں کے ذبح کرنے کی فلاسفی بھی اسی سے بوجہ احسن معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اس طرح سے وہ خون جو مضر صحت ہے نکلجاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

لیکن مچھلی کو کبھی کوئی ذبح نہیں کرتا۔ البتہ جو مچھلی پانی سے مردہ برآمد ہو اس کے کھانیسے بعض محتاط آدمی اجتناب کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ کہیں ایسی مرض سے نہ مری ہو جو موذی یہلاکت انسانی ہو۔ جو مچھلی شکار سے پکڑی جائے اور پانی سے زندہ نکلے اُس کو سب مسلمان ہنسیاً مریئاً کھاتے ہیں اور وہ ذبح بھی نہیں کیجاتی۔ مولوی احمد احسن صاحب

KHILAFAT LIBRARY

شوکت مجدد السنہ مشرقیہ میرٹھ نے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے لایل پور کے ایک تاجر کے خط کے جواب میں جھٹکے کے جانوروں کے چمڑے کی خرید و فروخت کے جواز کے بارہ میں لکھا تھا۔ ایک فقرہ یہ بھی زیب رقم فرمایا ہے:۔

"چمڑے کی نسبت تو بحثیں ہیں اور مردہ مچھلی اور بے ذبح کی ہوئی مچھلی سب کھا رہے ہے۔ حالانکہ یہ قطعی حرام ہے پڑھو:۔ حرمت علیکم المیتۃ الآیۃ۔

"میں نہیں کھاتا آپ بھی نہ کھائیں۔ یہ عمل بالقرآن ہے اور مسلمانوں کو روکیں"

مولوی صاحب ممدوح کی خدمت میں بغرض مزید تحقیقات ہم نے ایک عریضہ لکھا جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جو مچھلی شکار سے پکڑی جاوے اور پانی سے زندہ نکلے کیا ایسی مچھلی کا کھانا بغیر ذبح کرنے کے ناجائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو اسکی حرمت و عدم جواز کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ وہ ذبح نہیں کی گئی۔ کیونکہ مطلق مچھلی تو جناب کے نزدیک بھی حرام نہیں۔ اس صورت میں جناب مچھلی کے ذبح کرنے کے طریق سے بھی مطلع فرما دیں گے کیا مچھلی کے خون میں بھی ایسا زہر ہوتا ہے جسکا نکالنا مضر صحت ہونے کی وجہ سے ضروری ہو اور وہ بغیر ذبح کرنے کے نکل نہیں سکتا؟۔

مولوی صاحب نے اسکا جواب مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا ہے:۔

"قرآن مجید میں حلال جانوروں کے ذبح کرنیکا یہ حکم ہے واذکروا اسم اللہ علی ما ھداکم۔ لہذا اکم پر غور فرمائیے وہ یہ ہے وَاَنَّ اللّٰہُ ھوالعلی الکبیر۔ پس جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم وان اللہ ھو العلی الکبیر ذبح پر نہ پڑھا جائیگا۔ ذبیحہ کا کھانا حرام ہوگا۔ کیونکہ اللہ اکبر تمام قرآن شریف میں کہیں نہیں آیا لہذا تمام ذبیحے حرام ہیں۔ گائے بھینس اونٹ تک ذبح ہو سکتے ہیں۔ مچھلی کیوں ذبح نہیں ہو سکتی لوگ جو خدا کے حکم میں قیاس دخل کرتے ہیں وہ ہر جانور کے لئے ہو سکتی ہے۔ ہم کو حکیم کی حکمت معلوم نہیں"

تمام مسلمان مچھلی کو بغیر ذبح کرنے کے کھاتے ہیں اور دیگر تمام حلال جانوروں کے ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔ لیکن مولوی احمد حسن صاحب شوکت مجدد السنہ مشرقیہ میرٹھ کے نزدیک بے ذبح کی ہوئی مچھلی اور ذبح کرنے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم و ان اللہ ھو العلی الکبیر پڑھنا چاہیئے ورنہ ذبیحہ کا کھانا حرام ہے۔

یہ بڑا بھاری اختلاف ہے۔ اس واسطے یہ چند سطریں بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار نور بھیجکر التماس ہے کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سے استصواب کر کے یہ مضمون بمعہ ان کے جواب باصواب کے اپنے اخبار میں عام مسلمانوں کی آگاہی کے واسطے چھاپ کر مشکور فرما دیں

نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ

ضروری اطلاع

الحمد للہ کہ تقریباً پانچ ماہ کی تکلیف کے بعد

اب کچھ آنکھوں کو آرام محسوس ہونے لگا ہے اس پانچ ماہ کے عرصہ میں جن دوستوں نے اپنے تبدیل پتہ وغیرہ کے لئے لکھا تھا اُن کے ارشاد کی تعمیل نہیں ہو سکی اب اطلاعاً عرض ہے کہ وہ دوست ازراہ کرم میری اس مجبوری اور لاچاری پر درگذر کرتے ہوئے دوبارہ پتہ تبدیل وغیرہ کے متعلق اطلاع دیں تاکہ اُن کے حکم کی تعمیل کی جاوے (مینیجر نور قادیان)

ایک دیانتدار پوسٹماسٹر

جناب بابو عبدالمجید

صاحب سابق سب پوسٹماسٹر قادیان نے جس دیانتداری کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو انجام دیتے رہے ہیں اُسے قادیان کی پبلک ہمیشہ یاد رکھیگی۔ آپ پبلک کی خوشی اور اُس کے آرام اور سہولیت کے لئے اپنے آرام کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے طیار رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ جب تک قادیان میں کام کرتے رہے ادنیٰ اعلیٰ بچہ۔ بوڑھا آپکا یکسان گرویدہ پایا گیا۔ ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی کہ سررشتہ نے بابو صاحب کو عارضی طور پر انسپکٹری کے عہدہ پر تعینات فرمایا ہے۔ لیکن ہم اسوقت کے لئے سخت منتظر ہیں جبکہ گورنمنٹ عالیہ ایسے ایماندار اور دیانتدار ملازم کو مستقل طور پر انسپکٹری کے عہدہ پر تعینات فرمائیگی محکمہ ڈاک میں ایسے نیک انسانوں کی اشد ضرورت ہے۔

خط و کتابت کے لئے چٹ نمبر ضرور دیں

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت میں حصہ نہیں لینگے

بعض دوستوں نے ایک ایک اور دو دو خریدار دیکر اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کر لی ہے مگر اکثروں پر یہ فرض یوں کا دوں ہی ہے اُمید کہ وہ دوست بھی بہت جلد اپنے فرض کو ادا کر کے سبکدوشی حاصل کرینگے۔ (ایڈیٹر)

ثمرہ وید

اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آریہ ورت (ہندوستان) کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ لوگوں کی سوشل اور تمدنی حالت کس درجہ پر تھی اور کہ خداوند تعالیٰ کے وصال کے لئے کونسی ذرائع تھے اعلیٰ مذہبی تعلیم کونسی تھی اور اسلام کے ظہور پُر نور نے ان کی سوشل اور تمدنی حالت پر کیسا نمایاں اثر کیا یہ کتاب زیر طبع ہے قیمت ۸ پیشگی درخواست والوں سے صرف ۷

(مینیجر اخبار نور قادیان)

مفت ! مفت !! مفت !!!

سوانحمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحمری ہے۔ جسنے ایسے دہند وکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے گھنگھور بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر ان کے عقاید باطلہ کا کھنڈن کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مؤرخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ / ایک درجن کے خریدار سے صرف ۱۲/ یعنی فی کاپی ۱/ جو خریدار نور کے دو خریدار پیدا کرے اُن کو یہ مفت دیجائے گی۔

ملنے کا پتہ :۔ مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی حنا ہر باندی وغیرہ فی تولہ ۸/ سے لیکر ۱ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۵ تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۱۲ تک اور ہر قسم کے عطر دان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تماکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روئے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرماویں معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبد اللہ و سعد اللہ احمدی سے ملسکتا ہے۔

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتایج کو نہایت اعلےٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲/

ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور قادیان شریف ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گولیاں

جلاب کی گولیاں

رات کو گولی کھاکر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول کھانے پینے وغیرہ میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب مریضوں کو دیتے چلے آتے ہیں یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵/ ایک سے ۲ ڈبیہ تک محصولڈاک ۵/

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ بھر میں دور ہوجاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک پڑکر گڑگڑاں میں گھر سے اکنی کی سی کیفیں چبتا ہو تو دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد سر نصف ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو درد ہونا فوراً دور ہو جاتا ہے اسلئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت بارہ ٹکیہ کی شیشی ۵/ محصولڈاک سے چھ ڈبیہ تک ۶/

عرق کافور اصلی

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور پسلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۵/ محصولڈاک ایک سے چار تک ۵/

KHILAFAT LIBRARY

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا جاتا ہے رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔

ریاح کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا کم ہو وغیرہ ریاح کی علامت دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸/

المشتہر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ و ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق فرمائی اس میں ڈالا جاتا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ ۶/ قسم دوم ۴/ قسم سوم ۲/ اصلی ممیرا فی تولہ ۶/ قسم دوم چھ روپیہ /

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے)
مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر اور جذام اور استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کرو۔

قیمت فی تولہ ۱۲/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی سیاہ اور سفید ہاشمی۔ ریشمی۔ سوتی۔ لتری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب